

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز منگل 11 مارچ 1997

(بمطابق یکم ذیقعد 1418، جبری)

شماره 1

جلد 4



سرکاری رپورٹ

مندرجات

صفحہ	مندرجات
1	1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ
2	2- حلف وفاداری رکنیت
3	3- مسند نشینوں کی نامزدگی
4	4- درخواستوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل
12	5- قرارداد
58	6- سپیکر کی جانب سے اعلانات

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 مارچ 1997ء

بمطابق یکم ذیقعد 1417ھ صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ پھمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ لِلْخٰنِئِيْنَ حَصِيْمًا -
وَاَسْتَغْفِرِ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا - وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يُخٰنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوٰنًا اَوْ اٰثِيْمًا ه يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ
يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ مُحِيْطًا - هَا نَسْتُ هُوْلًا جَدَّ لَسْتُ عَنْهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ه فَمَنْ يُجَادِلِ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ه اَمْ مَنْ يُكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا -
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ -

(ترجمہ) مونہہ دا کتاب تاتہ پہ حق رالیرلے دے چہ کومہ حق خبرہ خدانے تاتہ بنودلے دہ ہفہ معہ تہ
دخلقو ترمینخہ فیصلے اوکریے او دخیانت کرو ملکرتیا مہ کوہ او د خدانے نہ بختہ اوغوارہ
بیشکہ ہفہ ببنو نکے او مریانہ دے او محوک چہ د خپلوخانوئو سرہ مہ خیانت کوی تہ د ہغوی د
طرف نہ جہگرہ مہ کوہ۔ بے شکہ خیانت کرگناہکارگسان د خدانے خوین نہ وی۔ نا کسان خپل
گناہونہ د خلقو نہ خو پتولے شی خو د خدانے نہ نے پتولے نہ شی، خدانے خوہر وخت مہ
دویسرہ وی چہ دوی د شپے پہ پبہ د ہفہ د مرضنی خلاف مشورے کوی او خدانے د دوی پہ
بتولو عملونو احاطہ کرے دہ۔ پہ دے دنیا کنن خو تاسو د دوی د طرف نہ جہگرہ اوکریے خو د
قیامت پہ ورخ بہ ورلہ د خدانے پہ مخکنے محوک جہگرہ کوی او آخر ہلتہ بہ محوک د دوی
وکالت کوی ہ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ -

جانبی عبدالرحمان خان، سپیکر صیب، پوائنٹ آف آرڈر باندے خہ خبرہ کوم۔۔۔

حلف و فاداری رکنیت

Mr. Speaker: Abdur Rehman Khan, after the oath please as no business can be conducted before the oath is taken. Please take your seat. Mr. Walter Siraj, please stand in front of your seat to take oath.

(اس مرحلے پر معزز رکن نے رکنیت کا حلف اٹھایا۔)

Mr. Speaker: Now the Hon'ble Member to please sign the Roll of Members, the register placed in front of the Secretary.

(معزز رکن نے حاضری رجسٹر پر دستخط ثبت کئے۔)

(تالیاں)

جناب سپیکر، یو سیکنڈ، چہ خہ دا پینل آف چیئرمین Announce کریم، د ہغے نہ پس بہ عبدالرحمان خان ہم خبرہ اوکری او تاسو بہ ہم اوکری۔

جناب فرید خان طوفان، خہ پہ پوائنٹ آف آرڈر خبرہ نہ کول غوارپہ۔ خہ والٹر سراج صلمہ چہ اوس نے اوتہ واغستو او دستخط نے اوکریلو، ہغوی د اسمبلی د ممبرشپ ضابطہ پورہ کرہ، تہ مبارکباد ورکول غوارپہ او دغہ خبرہ ورتہ کول غوارپہ چہ دوی بہ پہ دے اسمبلی کین خمونہ د عوامی نیشنل پارٹی د منشور او د پروگرام مطابق پہ پاکستان کین د تولو مذہبونو او تولو عقیدو او ہغوی تہ حاصل بنیادی حقوق او د اقلیتونو پہ حیثیت کین ہیخ فرق او تمیز نہ کوی او مونہ دلتہ دا واضح کول او دا خبرہ کول غوارو او دا تسلی ورکول غوارو چہ خنگہ د پاکستان بانی، محمد علی

جناب صاحب دا خبرہ کرے دہ چہ پہ پاکستان کین یو شہری ہم د مذهب او
 ژبے پہ لحاظ سرہ پہ یو بل باندے امتیاز نہ لری او پہ هغوی کین فرق نشته،
 اوس پہ پاکستان کین هندو او مسلمان پہ یو بل باندے برتری نہ لری، خہ
 هغوی ته تسلی ورگوم چہ د دے حکومت پالیسی به هم د اقلیتو پہ سلسله
 کین دغه شان وی او د اقلیتونو د حقوقو به تحفظ کیری۔ خہ هغوی ته یو
 خل بیا مبارکباد ورکول غوارمه۔

جناب والٹر سراج، محترم سپیکر صاحب! میں آپ کو، ڈپٹی سپیکر، وزیر اعلیٰ مہتاب احمد
 خان عباسی، اپنی لیڈر بیگم نسیم ولی خان صاحبہ، تمام اراکین اسمبلی، اسمبلی کے سیکرٹری
 اور تمام ملازمین کو خوش آمدید کہتا ہوں اور سب کو مبارکباد دیتا ہوں، چونکہ ہمارا حلف جو
 ہے، وہ آج ہوا ہے، اسلئے میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب عاشق رضا سواتی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! صرف یو
 منٹ، یوہ خبرہ کول غوارمه جی او پہ پوائنٹ آف آرڈر خبرہ نہ کوم۔
 گزشتہ دنوں بلوچستان میں زلزلہ اور اس کے بعد غانیوال میں المناک

جناب سپیکر: یو منٹ، تاسو ته خبرہ کوم۔

جناب عاشق رضا سواتی: خہ یو Request کومہ۔

مسند نشینوں کی نامزدگی

جناب سپیکر، خہ تاسو ته پوائنٹ آف آرڈر باندے ٹائم درکوم۔ صرف د پینل

آف چیئرمین لسٹ Announce کرم نو هغه نہ پس تاسو ته ٹائم درکوم۔

In pursuance of sub rule (1) of Rule 14 of the Provincial
 Assembly of the North West Frontier Province, Procedure and
 Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the

following Members , in order of priority , to form a Panel of Chairmen for the current session:-

- (1) Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA;
- (2) Mr. Ahmad Hassan Khan, MPA;
- (3) Mr. Ali Afzal Khan Jadoon, MPA;
- (4) Arbab Muhammad Zahir Khan, MPA.

درخواستوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of Rule 116 of the Provincial Assembly of the North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rule , 1988 , I hereby constitute a Committee on Petition consisting of the following Members under the Chairmanship of Haji Muhammad Adeel , Deputy Speaker:-

- (1) Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA;
- (2) Mr. Yousaf Ayub Khan, MPA;
- (3) Mr. Saranzeb Khan, MPA;
- (4) Mr. Pir Muhammad Khan, MPA;
- (5) Arbab Saif-ur- Rehman Khan, MPA, and
- (6) Mr. Najmuddin Khan, MPA.

جناب جان محمد خٹک، خما خیال دے جی، دا ما تاسو ته مخکنے هم وئیلی

وو، خما دا خبره دیر Important ده، چه پکار هم داده چه -----

جناب سپیکر، ہغوی مخکنے پاسیلے وو، ٹانم تولو تہ ملاویری، ولے تلوار کوئے۔ دننہ خبرہ خو دننہ وی، پہ ہاقس کنش دوی مخکنے پاسیل نو ہغوی تہ یو دو منتہ ورکول پکاری دی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! خہ خپلہ خبرہ ہم دیرہ ضروری گنرمہ، دَ اورو یو دیر زیات بحران پیدا شوے دے، دیرہ سختہ ناکامی دہ، پہ 504 روپتی بورنی اوزرہ وو او ملونو والا۔ خہ پہ دے نہ پوہیرم چہ دَ غلے کمے دے کہ غہ قصہ بودہ دہ، خمونزہ پہ علاقہ کنش پہ 670 روپتی بورنی پہ بلیک باندے اوزرہ خرخیری۔ خہ چہ خبرہ خلاصہ کرم جناب سپیکر صاحب، نو پیر صابر شاہ صاحب او کہ وزیر اعلیٰ وی، نو ہغوی دِ جواب راکری، کہ بل یو وی نو ہغہ دے جواب راکری۔ ما خبرہ نہ دہ خلاصہ کرے او تاسو راتہ خبرہ کوئی۔ تھیک دہ، اووانی۔

سید محمد صابر شاہ، رومبے دے دُعا اوشی دَ ہغے خلتو دَ پارہ، خنگہ چہ دے ہاقس تہ مخکنے دا شے پیش شوے دے، پہ دے زلزلہ کنش خمونزہ خلق مرہ دی، دَ تیرین پہ حادثہ کنش خلق مرہ دی، نو رومبے دِ دَ ہغوی دَ پارہ خما پہ خیال دُعا اوشی، دَ ہغے نہ بعد نورے خبرے خنگہ چہ! Proceeding کیبری جی۔

(اس مرحلے پر مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے دعائے مغفرت پڑھی گئی)

جناب سپیکر، عبدالرحمان خان، یو Request سے کولو تاسو تا۔۔۔۔۔

جناب والٹر سراج، یہ چونکہ Prayer ہو رہی تھی، میں مولانا صاحب سے درخواست کروں گا کہ فانیوال شانتی نگر میں جو مسٹیوں پر تشدد ہوا ہے، ان کیلئے بھی دعائے خیر کریں۔

جناب سپیکر، سب کیلئے دعا ہوگئی ہے، بس خدا ان کیلئے۔۔۔۔۔

جناب والٹر سراج، بیچ میں یہ ان کا ذکر خیر نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر، اپنے مذاہب کے مطابق سب کو اللہ تعالیٰ بخشنے ہی۔

جناب والٹر سراج، صوبائی اسمبلی کے ارکان جو ہیں، وہ میرے ساتھ شامل ہوں کہ جن لوگوں نے ان پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے اور جو لوگ بچ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد اور رہنمائی فرمائے۔

جناب سپیکر: آمین۔

جناب محمد شعیب، اسلامی نکتہ نظر سے غیر مسلموں کیلئے مسلمان کی دعا جائز نہیں۔

جناب سپیکر، پہلے دے دیتے کہیں بہ نہ پریوزو، مونرہ خوتا وایو چہ د خپلے عقیدے مطابق د خدانے اونجہنی، بس چہ د چا خہ خپلے عقیدہ وی۔ یو Request بہ کومہ چہ یو ممبر خبرہ کوی جی نو ہغہ لہرہ اورنی، مہربانی کونی چہ ہغہ خہ خبرہ کوی -----

حاجی عبدالرحمان خان، خہ د جان محمد تہ پہ معذرت سرہ دغہ خبرہ کوم، د اورو بحران دے حد تہ راغلے دے چہ تاسو اوس خہ کسان واستونی، دکانونو تہ پہ قطار کینے دوہ دوہ او درے درے سوہ خلق ولا دی، جامے پرے شلیگی، یو بد حال دے۔ گورہ دغہ خلقو سرہ مونرہ وعدے کپی دی۔ نن مونرہ دا خپلے وعدے ولے ہیروو؟ خہ پہ دے نہ پوہیرم، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، چہ خہ وجہ دہ؟ ایڈمنسٹریشن درسہ تعاون نہ کوی؟ کہ ایڈمنسٹریشن درسہ تعاون نہ کوی نو مونرہ تیار یو او راخو د دے میلونو گیراؤ کوو او کہ خاطر د چا کونی نو دویشٹ یا دیرش میلونہ دی، او یو طرف تہ پہ زرگونو خلق دی، ہغوی اورو پے گرخی۔ خما خلق مالہ کلی تہ راغلل، ما تہ نے اووٹیل چہ مونرہ بیگا غتے ورژے پنخ کرے

دی، نو چہ خمونہ دا حال دے نو خما پہ خیال چہ دتولو ممبرانو بہ دا حال وی۔ خہ ستاسو پہ وساطت وزیر اعلیٰ صاحبہ تہ وایم چہ دیر سخت قدم دِ واخلی او ہر مل مالک چہ دا کھاتہ کوی، کہ ہغہ پہ تہیکہ ورکری وی او کہ پہ خپلہ نے چلوی، نو دیرہ اسمعیل خان جیل تہ نے درے درے میاشتلہ واستوی۔

(تالیں)

Mr. Speaker: Janab Honourable Chief Minister.

جناب مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ)، مسٹر سپیکر! تھینک یو ویری مچ سر۔ جناب عبدالرحمان صاحب نے جو آٹے کی کمی کی شکایت کی ہے، میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعی چند دنوں سے سارے صوبے میں آٹے کی قلت پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی ایک دم ہماری حکومت کے آنے سے کمی نہیں آئی ہے اور میں عبدالرحمان خان صاحب کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو وعدے آپ نے لوگوں سے کئے ہیں، وہ وعدے ہم سب نے بھی کئے ہیں اور یہ قطعاً ہمارا مقصد نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے لوگوں کو بھول کر چند لوگوں کیلئے کوئی پالیسی بنائیں گے لیکن اصل صورتحال یہ ہے کہ یہ ہمیشہ کی طرح Lean period ہے، 'Wheat shortage' ہے پورے ملک کے اندر، کیونکہ یہ جو ہمارے ملک کی پیداوار ہے، وہ اہتمام کو پہنچ چکی ہے اور قسمتی سے جو ہماری Timely imports ہوتی ہیں، وہ اس سال جو نگران حکومت کو بروقت کر لینا چاہئے تھی، وہ بروقت نہ کر سکے، جس کی وجہ سے باہر سے درآمد شدہ گندم کافی دیر سے پہنچ رہی ہے، جس کی وجہ سے صوبہ کچھ مشکلات سے دوچار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، ایک اور بھی حقیقت ہمیں دیکھنی ہے کہ ہمارے صوبے کے ذریعے آٹے کی سہولت بھی ان دنوں خاصی زیادہ مقدار سے جاری ہے۔ جب ہمیں اقتدار میں آنے کا

موقع ملا، اس وقت صوبے بھر میں آٹے کی قیمت کافی زیادہ تھی اور ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ آٹے کی قیمتوں کو کم کیا جائے، فلور ملز ایسوسی ایشن سے مذاکرات کے ذریعے قیمتوں کو نیچے لانے کیلئے بات کی، انہوں نے اتفاق بھی کر لیا لیکن جونہی قیمتیں یہاں پر کم ہونا شروع ہوئیں تو سٹاکٹ نے سٹاک ہولڈنگ شروع کر دی اور اس طرح اس کی سمکنگ میں بھی اضافہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ صورتحال ہمارے قابو میں ہے۔ آٹے کی قلت بہت عارضی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ Within twenty four hours صورتحال میں تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی کیونکہ ہمارے پاس جو سٹاک ہیں، وہ اس وقت کافی ہیں۔ ہم اپنے صوبے کی جو ضروریات ہیں آئندہ چند دنوں کیلئے وہ بھی پوری کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہمیں کوئٹہ ملتا ہے، بیرونی جو Imported wheat ہے، اس کی بھی Transportation شروع ہو چکی ہے اور وہ صوبہ سرحد کے گوداموں میں پہنچنا شروع ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ جناب، میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ ہم نے ماضی میں ہر جگہ سخت پابندیاں لگانے والی پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ جو قیمتیں ہیں، انہیں نیچے لانے کیلئے ہم نے Efforts کی تھیں، وہ سردست مجھے کامیاب ہوتی نظر نہیں آرہی ہیں کیونکہ جونہی آٹے کی قیمتیں کم ہوئیں، سٹاکرز نے آنا چھپانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ سمکنگ بھی Increase ہو گئی لیکن صوبہ پنجاب سے جو آنا آتا ہے، اس کی کوالٹی نسبتاً بہتر ہوتی ہے، صارفین کے نقطہ نظر سے بھی اور ظاہر ہے کہ وہ جب یہاں آتا ہے تو Inter provincial barriers کی وجہ سے کچھ Extortion بھی Barriers پر ہوتی ہے اور Prices جو ہیں، وہ Up ہو رہی ہیں۔ میں نے اس سارے معاملے کو وزیر اعظم سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی Discuss کر لیا ہے اور انہوں نے بہت ہی مہربانی کی اور اس بات کا یقین دلایا، اور ان کے یہ الفاظ ہیں کہ "ہم صوبوں کے درمیان

کسی قسم کے Barriers پر یقین نہیں رکھتے ہیں" (تائیاں)

اور یہ ایسی پالیسی ہے جو ماضی میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ آج ہمارے جو سیکرٹری فوڈ اور سیکرٹری ایگریکلچر اور دوسرے جو افسران ہیں ان کو لاہور میں میٹنگ کیلئے میں نے بھجوا دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم یہ جو Barriers ہیں یہ آج ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ صرف یہ Assurance مانگتے ہیں کہ یہ سیکنگ جو ہے 'Excess' ہو جائے۔ کچھ ہماری Natural Shortcoming ضرور ہے اسے ہم کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے لیکن جو فلور ملز ایسوسی ایشن ہے اسے بھی ہم نے اعتماد میں رکھا ہے۔ اگر ہم یہ پیکر ڈھکڑ شروع کر دیں اور ان پر پھاپے مارنا شروع کر دیں تو ایسی پالیسیاں ماضی میں بھی ناکام ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے ایک اور بات آپ سے کہنی ہے کہ جتنا بھی ہم کنٹرول سسٹم کے ساتھ کام کرتے ہیں اتنا ہی اس کی ناجائز جو Openings ہیں وہ شروع ہو جاتی ہیں تو فلور ملز ایسوسی ایشن کو ہم نے بلوایا اور ان کو Trust کی سی Situation create کرنے کیلئے میں نے Offer کی میں نے انہیں کہا کہ یہ وقت ہمارا گزر جائے گا لیکن اس ایک مہینے کے بعد جب مقامی گندم کی ترسیل شروع ہو جائے گی تو پھر آپ کو پوچھنے والا بھی شاید کوئی نہ ہو لیکن آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ ہر فرد اپنی ذمہ داری محسوس کرے اور انہوں نے ہمیں یقین دلایا ہے اور آٹے کی فراہمی کے بارے میں ہم نے پورا ان سے طے کر لیا ہے اور اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر صورتحال Improve ہو جائے گی۔ میں Personally اس کو Watch بھی کر رہا ہوں اور میں نے اپنے سیکرٹریٹ میں ایک آفیسر کو بھی Depute کیا ہے جو براہ راست شکایات وصول کر رہے ہیں اور ہم اس پر نظر رکھے ہونے ہیں۔ مجھے احساس ہے اس بات کا بھی کہ کچھ لوگ جو اس بات کی کوشش کریں گے کہ اس صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھایا

جانے اور وہ لوگوں کو Misguide کریں گے لیکن میں اپنے تمام معزز اراکین سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو صورتحال ہے، ہم پورے طور پر Repair کرنے کیلئے Method بھی استعمال کر رہے ہیں اور Assurance میری یہ ہے کہ اس کمی کو ہم پورا کریں گے اور جہاں جہاں شکایات ہوں گی، انہیں فوری Meet کرنے کیلئے ہم پوری Efforts کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی اور ہمیں کامیابی ہوگی لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ کو عوام کو اس بارے میں اور ہمیں بھی Guide کرنا ہے۔ عوام کا ایسی چیزوں سے اجتناب کروائیں، جیسا کہ روڈز بلاک کر دینا یا Procession کرنا اور کچھ ایسے معاملات ہیں جنہیں ہمیں Share کرنا ہے، پوری قوم کو Share کرنا ہے، پورے صوبے کے لوگوں کو Share کرنا ہے لیکن میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صورتحال کو ہم بہت Carefully watch کر رہے ہیں اور جو کمی ہے، انشاء اللہ اس کو بھی پورا کر رہے ہیں۔ پرائم منسٹر نے Personally اس بارے میں دلچسپی لی ہے اور انہوں نے حکومت پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ ہماری ضروریات کو کسی بھی رکاوٹ کے بغیر — اگر ہمیں پنجاب کی گورنمنٹ سے Assistance ملتی ہے

تو وہاں سے بھی انشاء اللہ ملنی شروع ہو جائے گی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر، جان محمد خٹک!

جناب پیر محمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! جان محمد خٹک ہم غالباً پریولج پیش کوی او ترند خان ہم، اگرچہ دغہ گنہ بہ نہ وی خو دونی فرض کرہ کہ پیش ہم کری، خو چہ تر سو پورے سستیئہنگہ کمیٹی، پریولج کمیٹی یا نورے کمیٹے نہ وی یا کومچہ خصوصی کمیٹی جو پورے شوے نہ وی، نو تر هغه پورے خو د دے خبرو خما خیال دے، خکہ چہ تاسو نے کمیٹے تا ریفر کوئی، چہ هلته کمیٹی نہ وی نو بیا خہ فاندہ نے

ریزولوشن میں میری Amendment یہ ہے کہ سپیکر کو یہ بھی اختیار دیا جائے کہ وہ کمیٹی کیلئے چیئر مین مقرر کریں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, and the amendment moved by the Deputy Speaker, Haji Muhammad Adeel may be passed?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The resolution with the amendment is passed unanimously.

جناب جان محمد خٹک: مہربانی جی۔ تاسو بہ جی نن پہ اخباراتو کہنے گتالی وی، دا کومہ واقعہ چہ خما خاندان سرہ راپیبنہ شوی دہ، او خہ د دے ممبرانو صاحبانو مشکور یم، چہ انفرادی طور ہم ٲولو ما سرہ چہ چا اولیدم نو د ہمدردنی اظہار نیے اوکرو، خہ د ہغوی ٲولو شکریہ ادا کوم۔ د ہغہ نہ متخکنے جی خہ یو Request بہ فرنٲیر ٲوسٲ تہ کومہ، ہغہ دا چہ دوی غلط رٲورٲ ٲیش کرے دے، ما سرہ دا د اخبار کٲٹلہ دے، او تاثر نے دا ورکرے وو چہ پہ دے کبن ایم پی اے موجود وو، او دا فانر چہ شوے دے نو پہ ایم پی اے باندے شوے دے۔ نو خبرہ دا دہ چہ د ایم پی اے خبرہ نہ دہ جی، خہ وایمہ چہ دا پہ عام سٲری ہم شوے وے نو خما خیال دے چہ مونٲر خو کہ پہ چا اوشی نو د ہغے متعلق ہم خبرہ کوو، نو دوی دے مہربانی اوکری چہ دا تاثر دے نہ ورکوی۔ Actual position دا دے جناب سپیکر صاحب، چہ ٲرون نہ ہغہ بلہ ورخ د شٲے خمونٲرہ د خاندان غہ کسان تلل

حج تہ، نو لس بیجے پہ انیرپورٹ کنبے نے ہغوی See off کرل او بیا واپس
 تلل کلے تہ۔ پہ ہغہ جیپ کنبں خما خورنے وو، د ہغہ تیر وو، دوہ نیے
 بچی وو او یوہ نے مور وہ۔ او کہ تاسو خیال کرے وی نو ہمیشہ د شپے،
 دامین جی ہٹی روڈ چہ کوم دے، مونر ہمیشہ دلته نہ بارہ بارہ بیجے ہنر نہ
 پس روان شو نو مونرہ کلی تہ خان رسو، بینتالیس کلومیٹر دے د دے
 خانے نہ۔ زیات نہ زیات Hardly د پینتالیس منٹ یا د گھنٹے لارہ، نو دغہ
 خانے چہ کوم دے نو د پبو نہ چہ مونرہ مخکنے شو، دغہ Dual carriage
 way چہ دے نو دا مونرہ تہ یو داسے موقعہ راکوی چہ لانت نہ وی، بل خہ نہ
 وی، مونرہ لازماً کہ ہرائیور نے چلوی یا کہ نے پخپلہ چلوو نو پہ دے وجہ
 باندے لہ ہلتہ تیز خو چہ مونرہ تہ لہ دا پاتم بیجت شی او مونرہ پہ وخت باندے
 کورتہ اورسو۔ پہ دغہ شپہ باندے دونی راتلل او ہغہ سرہ نوے گاہے وو او
 بقول خما د خورنے، خلیل عباس، چہ چونکہ ناوختہ شو نو خہ تقریباً ایک
 سو بیس، ایک سو تیس کلومیٹر دنہ تلمہ، روڈ کھلاؤ وو او کہ تاسو
 خیال اوکرنے نو دلته یو ریڈیو سٹیشن دے، دے لغت ساند تہ د پل نہ
 مخکنے، د دے نہ دے طرف تہ چہ خنگہ د لانت پہ Reach کنبں راغلل نو
 ہلتہ کنبں بیس، پچیس د ارمی نمونہ وردی نے اچولے وہ او یو افسر ہم
 ورسرہ وو۔ بیا روستو چہ د فانر دا مسئلہ اوشوہ نو ما چہ اوکتل نو دا
 افسر وو، د ہغہ نوم کرنل اسد اللہ بکیم وو، یکدم جہ خہ رانزدے شومہ نو
 دوی All of sudden راپاسیل، نہ لانت وو، کہ تاسو خیال کرے وی نو دا
 کسٹیم والا چہ غوک اودروی یا پولیس والا کہ غوک اودروی نو چہ
 دومرہ کسان وی، نو کم از کم سو اتو کسانو سرہ بیتریانے وی او ہغہ

داسے داسے کوی۔ خودوئی سرہ نہ بیتری وہ او نہ مخہ نورخہ وو۔ نو
 دونی دا سوچ اوکرو چہ یرہ نا ہم کیدے شی چہ نن صبا ہرہ ورخ پہ
 اخبارونو کین راخی چہ د پولیس وردنی کین ملبوس یا د آرمی وردنی
 کین ملبوس پہ لارہ کین خلق راپاسیل او پہ ہفے کین نے شوکہ اوکرہ، خو
 بہرحال ہفہ اووے چہ پہ دے سوچ کین دونی تہ رانزدے شومہ نو ما بریک
 اووہلو او داسے بریک مے اووہلو چہ د ہفہ ماشومہ د دوارو سیتونو پہ
 منخ کین ہینہ بریک د پاسہ لارہ او د ہفہ ہفہ ہم بالکل دے سیتہ سرہ او
 گما خور چہ د ہفہ مور وہ، ہفہ بالکل مخکینے راغلہ او دوی پرے ہم پہ
 دغہ وخت کین پورہ برست اوچلولو۔ جیپ د پولیس سرہ دے، پرون نے
 بوتلے دے۔ باقاعدہ د ہفہ نشاناتو تصاویر پہ اخبارونو کین ہم راغلی دی،
 برست نے اوچلولو او برست نے پہ دے شکل اوچلولو چہ کہ یو گاہے کہ
 تبتی سپیکر صیب، یا اوتبتیدو نو دے چہ لگی نو مٹا نہ بہ لگی یا بہ مٹا نہ
 شیشہ ماتیکی یا بہ ستپنی لگی یا بہ غہ بل غہ لگی، دے بالکل دروستو، ما
 خپلہ د ہفے، ما ونیل چونکہ دا خبرہ بہ کوم نو خبرہ لگہ صحیح پکار وی،
 د وروستو لائٹ نہ دیرہ فت فاصلہ کین رومبنتی گولٹی دہ، بیا بلہ دہ، بیا
 د دروازے پہ ملل کین دہ، بیا ہفے سرہ بنکتہ دہ۔ نو سپیکر صیب، بقول
 حما د خوری، کہ نا بریک ما تیز نہ وے وھلے نودا یوہ گولٹی چہ پہ کومہ د
 دے *Spinal Cord* اولکیدو چہ *spinal Cord* بالکل دیر نزدے دہ او دلتہ کین دا
 Main Arteries ہم دی بقول د ڈاکترانو خہ پہ دے نہ پوہیرم، ہفہ ونیلے
 دیر خوش قسمتہ نے چہ کہ دا یو انچ نور نزدے شوے وے نو دا بہ مفلوج
 وہ، نو بقول د ہفہ کہ دونی مخکینے نہ وے تلے نو دوی بہ غہ پہ بل

پوائنٹ باندی لگیل۔ بحر حال دا خبرہ اوشوہ، ما تہ نے پہ موبائیل باندی
تیلیفون اوکرو تقریباً گیارہ بجے او ما تہ نے اوونیل چہ خہ ہسپتال تہ
واپس شوم، ما وے غہ دغہ دے، ونیل بس مور مے اولگیدہ، ما تہ پتہ نشتہ
خو بلا وینہ دہ او Bleeding کیری او خہ ہغہ ہسپتال تہ رسوم۔ خہ دا نہ
شم کولے چہ دلته Search کوم یا غہ کوم۔ بہر حال تھیک کار نے کرے دے۔
خہ تقریباً نیمہ گھنٹہ کین ہغہ Spot تہ راورسیدم۔ ہم دغہ فورس ولاہ
وو، دا کرنل ولاہ وو۔ خہ چہ لے خانے نہ راتاؤ شومہ نو دوی دا خیال
اوکرو چہ یرہ دا ہم، د خہ پہ ہغہ انداز اودرولم لکہ کوم گاڈے چہ بہ دوی
Search کول۔ خہ راغلم او دننہ Enter شوم او ہغہ سرہ اودریدم۔ خیر
ہغہ سری ہم راغلم۔ خہ خو نے نہ پیژندم، خہ کرنیل تہ لارم، ما ورتہ
اوونیل چہ بہانی، ستاسو افسر غوک دے، ہغہ اوونیل دا لیفتننٹ کرنل
سعد اللہ بیکم دے۔ خہ ورغلم، ما ورتہ اوونیل کرنیل صاحب، دا تاسو دومرہ
اندھا دھند دغہ بے سوچہ بے سمجھہ چہ کوم کار اوکرو، دا خمونرہ دغہ
دے او خما ہمشیرہ چہ کومہ دہ، ہغہ پکنے زخمی دہ، پتہ نشتہ چہ د ہغے
بہ دے وخت کین غہ پوزیشن وی خو ہسپتال کین دہ، خو خہ تا تہ راتاؤ
شوم چہ خیر دا پہ کوم اتھارتی باندے تاسو — نو دے ما تہ وائی چہ "یہ جی
ہاری ڈیوٹی ہے" نو ما ورتہ دا اووے چہ قانون خو دا دے، دومرہ خو مونرہ
ہم پوہیرو چہ فرض کرہ یو گاڈے تبتی، یو سمگلر دے نو بیا بہ ہم ہغہ تہ
Chase کوی، ہغہ بہ خی ہغہ بہ اودروے، ہغہ تہ بہ تہ اشارہ ورکوی یو
خل بیا درنہ ہغہ مخکنے شو دویم خل تہ بہ Continue ساتے، بیا بہ نے
Chase کوی، پہ دریم خل بہ نے بیا دغہ کوی۔ خمونرہ ایڈوکیٹ جنرل

صاحب ناست دے او تاسو پخپله هم وکیل ینی، خمونر Senior most وکیلان صاحبان هم ناست دی نو مونر خو د اوریدو، مختلفو مقدماتو کسب چه کوم Hearing کیری د هغه نه مونر خبره کوو، چه په غلورم خل بیا داسه کیده شی چه ته د هغه روستو تاثر اولے، ته به بیا هم سرے نه اولے او سپیکر صاحب، دے کسب خو یو بل سوال هم پیدا کیری، هغه دا چه فرض که تاسو سره د بچو روان ینی او ستاسو د ډرائیور خیال نه وی یا ستاسو خیال نه وی او تاسو ته څوک اشاره اوکړی، فرض که خیال مو نه وی او بیا تاسو Chase کړی، تاسو به بالکل اودریگتی، ولے چه نه په هغه کسب د سمگلنگ گذر دی، نه څه بل څه دی، نه بل څه دی، د هغه به صرف خیال نه وی نو بس بیا ما په سوال کولو نو وئیل نے چه "یہ ہماری ڈیوٹی ہے" خما خیال دے ما ورته دومره پورے او وئیل، ما ونے ډیر افسوس دے، پته نشه چه تا ته چا کمیشن درکړے دے۔ چونکه هغه وخت کسب ډیر اشتعال کسب ووم، دا پته نه لگیده چه خما همشیره به مړه وی که هغه به اوس په څه نوعیت کسب وی، د دے ما ته پته نه وه، نو ما ورته دومره پورے او وئے، ما ونے کم از کم دا تا ته چا کمیشن درکړے دے ځکه چه په آرمی کسب خو پی ایم اے خو ډیر لوے جانچ پرتال کوی، خو ما ونے کرنیل صاحب، دا ما په غصه کسب هغه وخت کسب او وئے، چه ته یو پلټن کمان کوے، چه هغه ایک هزار، باره سو کسان وی، ته لفتینینت کرنل نے، ته به یو کمان کوے او نن ستا په Jurisdiction کسب چوبیس، پچیس کسان دی، ته د دوی ضابطه نه شی راوستے او اندھا دهند فانرنگ کوئی۔ نو دغه واقعہ وه او بیا د هغه نه پس څه هسپتال ته راغلم او سپیکر صاحب، څه خو وایم چه هر یو ممبر خدائے د

ورثہ خیر پینن کری، خو Voluntarily دے Casualty حالات غمہ وو،
خو مجبوراً ما د بارہ بجو نہ واخله تر چہ بجو پورے هلته کله پہ بنچ
ناست، کله پہ کرسنی ناست، کله ایکسرے تہ بوزہ، بلا Bleeding شوے
وو، اتہ، نہہ بیگہ مو ورثہ وینہ ورکرہ، بہرحال د خدانے فضل دے، ہفہ
اوس Stable دہ، خو ما هلته داسے حالات اولیل چہ خہ بہ دا وایم پہ دے
فلور آف دی ہاؤس، چہ دا جونئیر ڈاکٹرز، چہ د چا ہم دیوتی وی کہہ
ہاؤس جاب والا دے او کہ جونئیر ڈاکٹر دے، ڊیرہ بنہ دیوتی کوی، کہ پیرا
میڈیکس دے، ڊیرہ بنہ دیوتی کوی کہ نرسنگ سٹاف دے، ټول ڊیرہ بنہ
دیوتی کوی خو یو بل شے مے اولیدو سپیکر صاحبہ خمونر سینئر متعلقہ
سرجن چہ کوم دی، ہفہ شپے سرہ یا ہفتے سرہ، د پارہ چنار نہ یو داسے
خخہ راغلہ چہ د ہفے بالکل دا Lungs puncture شوی وو، ہفے تہ د
فوری آپریشن ضرورت وو، خمونر جونئیر ڈاکٹر پہ تیلی فون باندے
سرجن تہ وائی او سرجن ورثہ Instructions ورکوی چہ دا دا کار داسے
اوپرہ، سرجن صاحبہ بہ نو بجے راخی یا دس بجے بہ راخی د سحر، دا یو
عجیبہ واقعہ مے اولیدہ، ایمرجنسی تہ چہ غوک خی نو ہفہ خو
ایمرجنسی وی کنہ جی، نو دا مے ہم اولیدہ، نو ما ہفہ جونئیر ڈاکٹرانو تہ
ارونے چہ دا غمہ دی، ہغوی ارونے جی مونر غمہ نہ شو وئیلے، ہفہ لونہ
خلق دی او مونر غمہ نہ شو وئیلے د ہغوی خیل اختیار دے او خپل یو
پروگرام نے دے، نو خہ د چیف منسٹر صاحبہ پہ خدمت کنیں، چیف منسٹر
صاحبہ میں آپ کی خدمت میں، شاید آپ نے محسوس کیا ہوگا یہ بات جو میں نے کی
ہے لیکن صرف یہ کہ یہ Casualty کے جو حالات ہیں، میں نے کہہ دیا کہ جوئیئر ڈاکٹرز

نرسنگ اور پیرا میڈیکل سٹاف بالکل صحیح ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں لیکن اگر کوئی مریضی رہا ہو تو ٹیلیفون پر سرجن سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانے؟ اور میں نے وہاں پر جو ان کی حالت دیکھی، وہ عورت مر رہی تھی اور پھر بھی سرجن صاحب نے اپنے جونیئر ڈاکٹر کو یہ Instructions دیں کہ نکال نکال کام کریں، تو اب پتہ نہیں ہے کہ اس کو پھر شفٹ کیا گیا، وہ اس وقت Expire ہوگئی یا Expire نہیں ہوئی، یہ پتہ نہیں لیکن میں کم از کم چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بات ضرور لاؤنگا کہ آپ اس کا — اور میں اپنے آئریبل ممبرز سے بھی Request کروں گا کہ خدا آپ کو کبھی یہ دن نہ دکھائے لیکن Voluntarily آپ وہاں ایک رات جاگ کر گزاریں اور دیکھیں کہ ہمارے ہسپتالوں میں کیا ہو رہا ہے؟ اور نمبر دو یہ کہ جو لائف سیونگ ڈرگز ہیں، ان کے متعلق میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس بہت زیادہ Shortage ہے۔ میں بھی ہیلتھ منسٹر رہ چکا ہوں، ہمارے پاس اگر بجٹ کم بھی ہوتا اور میڈیسن اگر نہ بھی ہوتی تو ایمرجنسی ٹریٹمنٹ کیلئے جو ڈرگز ہیں، یہ قانون ہے، وہ ہر ہسپتال میں ہونی چاہئیں۔ نو سپیکر صاحب، ما عرض نا کولو، دا ححہ بیا ہنغہ خبرے تہ راخم چہ خہ نہ پوہیریم چہ پہ دے ملک کسب مارشل لاء دہ او کہ پہ دے ملک کسب جمہوریت دے؟ کہ د فوخیانو دا شوق کیری چہ مارشل لائی کار دے، عوامو سرہ کوی نوہغہ خو یو سپریم پاؤر دے، راخی دی او مونر بہ د دے خانے نہ خو او خہ بہ پہ دے فلور آف دی ہاؤس نہ جنرل کرامت تہ Request اوکرم چہ For God sake مونر د دے وردنی، مخصوص د آرمی کومہ وردی چہ دہ، کوم خصونر د ملک حفاظت کوی، مونر د دے احترام کوف، مونر دے کسب خہ وینو خو خہ د تہ د دے فلور نہ اپیل کوم چہ داسے قسم، دا نا پوہہ افسران چہ کوم دے، کوم چہ تا نارکاتیکس تہ Depute کری دی، مہربانی

اوکړه دا قسم افسران ته د دے خانے نه لری کړه او خه حکومت نه هم دغه خواست کوم چه خمونږ حکومت دا وائی، کرپشن، کرپشن، خه به دے حکومت ته دا اووائیم چه که په پولیس کښ کرپټ دے او که په بیوروکریټ کښ کرپټ دے او که په نورخه کښ کرپټ دے، دا کرپټ خلق لرے کړنی۔

بڼه بڼه گریجویټ زلمی دلته شته، چه یو کرپشن کوی هغه لری کړنی او دا خوانان مخکنیے راولتی، بالکل به دزته دا کار کوی۔ نو خه د دے فلور نه جنرل جهانگیر کرامت ته دا Request کومه چه مونږ د دے وردنی احترام کوو، مونږ خفه کیږو دا کوم واقعات چه شوی دی نو عام خبره دا ده چه فوخیانو دا کار اوکړو۔ خه د دے په نوټس کښ د دے فلور نه دا راوستل غواړم چه کم از کم د دے آرمی بے عزتی به نه مونږ کوو او نه داسے خلق آرمی ته دغه کوه چه هغه د آرمی۔۔ و له چه خمونږ په۔۔ چه خه خما دوستان وو، کوم حلقه کښ چه خه چا پیژندم نو هغوی به فوخیانو ته کنخل کول۔ مونږ دا نه غواړو و له چه د یو سړی په وجه باندے چه فوخی بندنامیری نو خما په خیال دا به د دوی د ایلمنیسټریشن قصور وی۔ د دے د پاره مونږ به دا Request کوو او دا به خه چیف منسټر ته وائم چه دا Explain کړی چه په دے ملک کښ دا دوه قانونه و له چلیږی؟ نو مهربانی د اوکړی چه په دے باندے۔۔ دا خما صورتحال وو جی، دا خه Request کوم چه دا تاسو پریولج کمیټے ته حواله کړنی۔

ارباب محمد ایوب جان، جناب۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، جان محمد خان! تاسو په پوانټ آف آرډر پاسیدلے ونی، تاسو داسے کار اوکړنی، خپل پریولج موشن موو کړنی، بیا به هغه اوکتے شی

چہ پہ آرڈر کنین دے کہ نہ دے، چہ پریولیج جو ریبری او کہ نہ جو ریبری؟
بیا بہ پرے خبرہ کوؤ۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحبہ! دَ رول 203 لاندے موشن پہ شکل کنین
خو دوی پیش کولے شی۔ تاسو نے دَ ہاؤس پہ اجازت کیتے تہ لیرلے
سٹی۔

جناب سپیکر، پیر محمد خان! لا خو نہ کیتے جو پے شوے دی، نمبر ایک او
دویمہ خبرہ دا دہ چہ، بلہ دا خبرہ دہ۔

جناب پیر محمد خان، دا خو آسانہ دہ، یو کیتے کنین بہ راشی، خو شاہ صاحب
تہ دَ سرہ رولز نہ دی معلوم۔ دوی تہ دا پتہ نشتہ چہ کیتے جو رول پہ
اسمبلی باندے لازم دی او کہ نہ دی؟

جناب سپیکر، عرض کوم جی، سپیکر تہ دا اختیار شتہ چہ ہفہ Immediatly
پہ ہفہ باندے، چہ ڊیرہ Urgency وی نو ہفہ Matter، پریولیج موشن ہم
پہ ہفہ ورخ واخلی۔ ہغوی پاسیدلے وو او پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے نے
خبرہ اوکرہ۔ ہغوی کہ دا غواری، پریولیج موشن بہ داخل کری نو بیا بہ
کتے شی کہ پہ آرڈر کنین وی او کہ نہ، پریولیج جو ریبری یا کہ نہ
جو ریبری؟ نو دَ ہفے نہ پس بہ ہفہ کیبری۔ ایوب جان خان!

ارباب محمد ایوب جان، خہ ستاسو ڊیر زیات مشکوریم چہ تاسو ما تہ موقع راکرہ چہ
خہ غہ خبرے اوکرہ۔ دا جان محمد خان چہ کومے خبرے اوکرے، خہ ددے پورہ
پورہ حمایت کوم۔ خما پرون تقریباً غلور گھنٹے د جان محمد خان دَ Nephew
سرہ لیوی ریڈنگ ہسپتال کنین تیرے شوے وے اوہلتہ ما ہفہ جیپ ہم اوکتو او بیا
خہ مشکوریم دَ لوکل پولیس آفیسر لکہ آنی جی، ڈی آنی جی او دا تول ہلتہ

راغلل، خو خبرہ جناب سپیکر صاحب، "دا دہ چہ موتر، ہفہ لیندہ کروزر مونر تہولو ہلتہ اوکتونو د ساندہ نہ پہ دے باندے یو برست چلیدلے دے اوخنگہ چہ جان محمد خان اوویل د روستونہ تہ دے لکیدلے، دا د ساندہ نہ پہ یو برست لکیدلے دے او دا د اللہ تعالیٰ دیرہ لویہ مہربانی دہ چہ دے کسب غوک مہ نہ شو او دلہ (ANF) اینتی نارکارتیکس فورس، د معین قریشی پہ وخت کسب دا یو فورس جور شوے وو مسٹر سپیکر صاحب، چہ دوی پہ Anti Narcotics Activities کسب بہ دہغوی مخ نیوہ کولہ۔ اوس جناب عالی، سوال دا پیدا کیری چہ دا اینتی نارکارتیکس فورس مخہ شے دے؟ دا ہائریکٹ فوج نہ خلق راغلی دی اوہغوی دا Activities کوی، د دے Drug trafficking مخ نیوہ کوی۔ اوس جناب سپیکر صاحب، کسٹم یا پولیس، د دوی خو پورہ پورہ ہرینٹنگ شوے وی چہ How to deal with the people خودا کوم اینتی نارکارتیکس فورس چہ جور شوے دے، دوی تہ دا پتہ نشتہ دہ، دوی خو خما پورہ یقین دے، چہ ہفہ بلہ ورخ چہ پہ پیجارو باندے کومے ہزے شوی دی، داسے شوی دی لکہ یو پاکستانی فوجی چہ دہندوستان ہندو نیولے وی، یعنی داسے بے دریغہ نے اولی چہ _ د جان محمد خان یو Nephew مخکینے پیجارو چلولو، بل Nephew نے ہم ہفہ پے روان وو، تقریباً مخہ بیس، پچیس کز فاصلہ وہ، نو وروستونہ چہ ہزے کوی نو پکار دہ چہ ہفہ موتر ہم لکیدلے وے خو اینتی نارکارتیکس فورس چہ کوم دے، مونر دا اپیل کوو یا قرارداد دے ہاوس کسب پیش کوو چہ یا خودا Withdrawal شی، خکہ چہ جناب سپیکر صاحب ستاسو Knowledge کسب بہ ہم دا خبرہ وی چہ کلہ ایف۔ سی تہانو تہ لاریشی، فرنٹیئر کور یا فرنٹیئر کنسٹیبلری والا، نو ہغوی بعضو خایونو کسب، لکہ تاسو اوکتل چہ پروس کال تاروجبہ کسب نے درے کسان بالکل بے گناہ مہ کرل، وانی چہ دوی تلل

جناب فرید خان طوفان، چیف منسٹر صاحب، تہ یو خواست، چیف منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ جو واقعہ جان محمد ٹنک صاحب کے ساتھ پیش آیا ہے، جس میں ہماری اسمبلی کے تمام ممبران صاحبان شامل ہیں، دہغوی ورسرہ ہمدردی دہ نو ددوہ، درے ممبران صاحبانو ددوی واوروی او چہ دہغوی (Views راشی دہغے پہ رنرا کنیں بہ چیف منسٹر صاحب بیا دہخپلو خیالاتو اظہار اوکری۔ چونکہ خہ اودریدم، موقع ما واخستہ نو اوس بہ ددوہ درے خبرے دے سلسلہ کنیں اوکرم۔ خہ دہجان محمد خان سرہ، پہ دے واقعے باندے خو دہ دے اسمبلی داسے ممبر نشتہ او خما خیال دے چہ پہ دے صوبے کنیں بہ داسے سرے نہ وی چہ پہ دے واقعے باندے دہجان محمد خان او دہغوی خاندان سرہ نے ہمدردی نہ وی او دکھ ورتہ نہ وی رسیدلے۔ کہ دا بتولہ اسمبلی خپل جذبات دہیو قرارداد پہ شکل کنیں راوروی نو بیا بہ خہ دہغے خبرو اعادہ (Repetition) نہ کوم او وخت بہ کم اخلم خو دہجان محمد خان پہ دے خبرو کنیں چہ دہآرمی کوم ذکر اوشو، پہ ہغہ سلسلہ کنیں خہ دا خبرہ کوم چہ لہجان محمد خان دا خبرہ چہ کومہ دہ، ہیرہ کھادو، پہ ہاگہ او وضاحت سرہ کیننبودہ، خمونہ دہپارتیتی، خمونہ دہ دے صوبے دہخلقو سرہ چہ کلہ واقعہ اوشی نو بیا دا بتول مصلحتونہ ختم شی۔ مونہ دا خبرہ کوفہ چہ دہپاکستان فوج چہ کوم دے، دا خمونہ فوج دے۔ دہپاکستان دہفوج سلوک دہ دے خلقو سرہ پہ طریقے سرہ کول پکاردی۔ خہ جنرل جہانگیر کرامت صاحب، خنکہ چہ دوی ذکر اوکرو چہ ہغوی دہ پہ دے خلقو باندے نظر اوساتی، جنرل جہانگیر کرامت صیب دہپاکستان دہفوج چیف آف سٹاف دے، نو پہ دے وجہ ہغوی دہبتول پاکستان دہتحفظ ذمہ داری۔ خہ ہغوی تہ

یو واقعہ وریادومہ او دا خبرہ کومہ چہ ڊیر پہ سختی سرہ پہ هغه باندے به پوهه کوف چہ هغه به دا خپل فرائض چہ کوم دی، په دے طریقے سرہ سر ته اورستی چہ دا نمونہ واقعہ او دا د پاکستانی فوج اولا واقعہ نه ده، داسے بدنام خلق د پاکستان په فوج کین د ډیر وخت نه راغلی دی او د پاکستان فوج چہ کوم دے دا هم د دے سوسائیتی یوه حصه ده که خمونږ په سوسائیتی کین بد نام، بد کرداره، بد عمله خلق شته نو داسے د پاکستان په فوج کین هم شته، نو دهغه بد کردارو خلقو په وجه د پاکستان د فوج نوم بد نام کیږی هم او بد نام شوے دے، خو د پاکستان د فوج د چیف آف سٹاف ذمه داری دغه شانته پکار ده لکه خنگه د ده د پیش رو جرنیل، جنرل وحید وو، داسے واقعہ په حیدرآباد کین اوشوه، کورټ مارشل نے اوکړو، هغه میجر چہ کوم دے، پهبانسی نے کړو، خه وایم چہ د پاکستان د دے فوج په کردار، دا نمونہ خلقو په کردار باندے، خلقو هم فخر اوکړو او خلقو اطمینان هم اوکړو۔ خه د اسمبلنی د فلور او د دے خانے نه دا خبره جنرل جهانگیر کرامت صلح ته وایم چہ ستا ذمه داری چہ کومه ده هغه مونږ تاله — جرنیل نے د ټول پاکستان، مونږ تاسو له نه یاد دهانی درکوؤ او نه تاسو ته لار بنایو او نه مونږ تاسو نه زیات عقلمند یو، خو د پاکستان د فوج چہ بدنامی راخی نو دا د پاکستان د خلقو بدنامی ده، د دے ملک بدنامی ده، نو د دے وجه نه خه په دے اسمبلنی چہ کین کوم قرارداد پیش کیږی، خه وایم چہ دا ډیمانډ داوشی چہ جنرل جهانگیر کرامت صاحب د دے فوجی کرنیل، چہ داسے وحشیانه، داسے ظالمانه سلوک، او دا انسانی سلوک دے؟ داسے ظالمانه حرکت کول، آیا خما ذمه داری دا ده چہ خه به خلق اولم؟ د دے سړی دے کورټ مارشل

اوشی او ہفہ سزا د ورکے شی چہ کومہ سزا نے ہفہ میجر تہ ورکے وہ۔ ولے ہفہ جرنیل صاحب چہ کوم دے، ہفہ انصاف نہ ووکے؟ نوخہ پہ دے موقعے باندے دا خبرہ ورسرہ اضافہ کول غواریم او پہ دے موقعے باندے د خپل طرف نہ او د خپلے پارتنی د طرف نہ او د ہول اسمبلی د ممبرانو لہ طرف نہ، جان محمد خان سرہ د ہمدردنی او بیا داسے واقعہ کہ پہ دے صوبہ کنس کیڑی، خمونہ ذمہ داری جوڑیڑی چہ مونہ پہ شریکہ باندے د ہفہ مزمت نہ بلکہ مونہ د ہفے لارہ اونیسو۔ نو سپیکر صاحب، د دے الفاظو سرہ خہ ستا ہم دیر مشکوریم چہ تاسو مالہ موقع راکرہ۔ دیرہ مہربانی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں بھی اپنی آواز اپنے دوستوں کیساتھ شامل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو واقعہ جان محمد خٹک صاحب کی ہمشیرہ اور ان کے خاندان کے ساتھ پیش آیا، پہلے تو میں جان محمد خان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور اس واقعے کی مذمت بھی کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ روڈ جو ہے، یہ بہت آباد سڑک ہے، جی ٹی روڈ جو یہاں سے پنڈی تک جاتی ہے اور اس پر رات دن ٹریفک چلتی رہتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو ان پر اینٹی نارکائیکس فورس نے فائرنگ کی ہے، اس وقت بجائے کسی قرارداد کے یا بجائے کسی Privilege Motion کے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی انکوائری کی جائے، جوڈیشل انکوائری، بجائے اس کے کہ ہم اس وقت ایک عدالت بن جائیں اور ایک فیصلہ دیدیں، بہتر یہ ہوگا کہ اس کی آرمی خود بھی انکوائری کرے کیونکہ ایک آرمی کا افسر اس میں Involve ہے اور ساتھ ہی صوبہ سرحد کی حکومت بھی اس کی جوڈیشل انکوائری کرے جو کہ پھر اس اسمبلی کے سامنے پیش کی جائے۔ جہاں تک ہمارے رکن نے فرمایا کہ اینٹی نارکائیکس فورس کو ہی ختم کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں، یہ ایک جذباتی فیصلہ ہوگا کہ ہم جذبات میں آکر

کہہ دیں کہ جی ایک ایسی قرارداد پاس کریں، میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا اور میں سمجھتا ہوں نارکائیکس بھی ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کے خلاف — اور اس واقعے کی تو میں نے پہلے بھی مذمت کی ہے اور پھر بھی کروں گا لیکن نارکائیکس کے خلاف بھی ہمیں اپنا جو جہاد ہے اس ملک میں، اس کو جاری رکھنا چاہئے اور اس کے علاوہ میں تو جناب سپیکر، یہ بھی کہوں گا کہ جہاں تک آرمی کا تعلق ہے، آرمی کے افسران شاید مختلف ان اداروں میں، مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ اس کے جو چیف ہیں، نارکائیکس فورس کے، وہ بھی ایک فوجی جرنیل ہیں، Serving General ہیں، تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ بھی اس کی ضرور انکوائری کریں گے اور اینٹی نارکائیکس فورس کو ختم کرنا، میں سمجھتا ہوں، یہ مناسب نہیں ہوگا اور ساتھ ساتھ یہ بھی ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی آرڈر فورسز سے افسران سول سائڈ پر آئیں تو ضرور ان کو بتایا جائے کہ آرمی سروس اور سول سروس میں ضرور فرق ہوتا ہے۔ ان کی باقاعدہ ٹریننگ کی جائے بلکہ میں نے تو اخبارات میں پچھلے دنوں پڑھا کہ لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کیلئے بھی شاید آرڈر فورسز کو وفاقی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے تو اگر وہ لاء اینڈ آرڈر میں بھی اندرون ملک آئیں گے تو اس کیلئے بھی مناسب بندوبست ہونا چاہئے تاکہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر، Just a second please، میرے خیال میں ایڈووکیٹ جنرل صاحب، ایک بات کی وضاحت ہونی چاہئے کہ In case جو ڈیشل انکوائری کی بات ہو،

Under the circumstances, when the person, immediately accused of the offence then he is from the Armed forces, what will be the position of the civil law under that circumstances?

ایڈووکیٹ جنرل: مقصد یہ ہے جی کہ چونکہ مسئلہ اب اسمبلی تک پہنچ چکا ہے، مناسب یہ رہے گا کہ اس میں اگر واقعی جوڈیشل انکوائری کرا دی جائے، اس کے بعد رولز کے مطابق جو رپورٹ کی جائے گی، اس کے مطابق فوری کارروائی کی جائے۔

Mr. Speaker: No bar for Judicial enquiry, no bar.

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی)، جناب سپیکر صاحب -----

جناب سپیکر: ستاسو نہ مخکنے دوی پاسیدلی دی۔

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! جس واقعے کی نشاندہی آج اخباروں کے ذریعے بھی ہوئی ہے اور جس طرح اس کی تفصیل جناب جان محمد خٹک صاحب نے بیان کی ہے، تو سب سے پہلے تو میں یہ جو حادثہ ہوا ہے، اس میں پوری طرح اپنی طرف سے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہوں اور اس دکھ میں ہم ان کے ساتھ شریک ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے اور یہ واقعہ جس طرح پیش آیا تو میں خوش قسمتی تو نہیں کہوں گا، بڑی بد قسمتی کی بات ہوئی ہے لیکن ایک لحاظ سے کہ یہ واقعہ جان محمد خٹک صاحب کی ہمشیرہ کے ساتھ پیش آیا اور اس وجہ سے یہ واقعہ اس اسمبلی کے ایوان کے اس فورم پر آگیا اور اس پر آج بحث بھی ہو رہی ہے اور یہ بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ کس طرح لوگوں کے ساتھ Deal کیا جا رہا ہے، ہسپتالوں کے اندر لوگوں کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے تو اگر۔۔۔ یہ تو ایک معزز رکن ہیں اور یہ براہ راست اس میں Involved ہیں اور اسلئے یہ چیز سامنے آئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے جی کہ ایسے بے شمار واقعات ہر روز کا ایک معمول بن چکے ہیں۔ ہماری ان سڑکوں پر جس طرح قدم قدم پر مختلف Agencies ہیں جہاں پر یہ کھڑے ہو کر چیکنگ شروع کر دیتے ہیں اور یہاں بڑی عجیب بات یہ ہے جی کہ ان Agencies کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس کی کیا ذمہ داری ہے اور کس نے کیا کام کرنا ہے؟ جیسے ابھی یہاں پر اٹک میں ایک چیک پوسٹ تھی، پولیس چیک

پوسٹ جو کسٹم کا کام کرتی رہی ہے یعنی کسٹم کی ڈیوٹی پولیس فورس ادا کرتی رہی ہے اور پولیس والے لوگوں کو چیک کرتے رہے ہیں اور اس میں عجیب بات یہ تھی جی اور بڑی دلچسپ بات کہ اس کے اندر جو Load of work تھا جی، اس کو پورا کرنے کیلئے باقاعدہ مزدور جو ہیں، وہ بھرتی کئے گئے اور ملیشیا کے کپڑے پہنا کر مزدوروں کے ذریعے سے جس طرح اٹھائی گیروں سے پوری قوم کو ہٹکایا جا رہا تھا اور یہ کچھ قدم قدم پر جاری ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب چیف منسٹر صاحب کو یہ مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے گزشتہ ہفتے بڑا جرأت مندانہ اقدام کیا اور یہاں سے جاتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے یہ جو جگہ جگہ پر چیک پوسٹ بنی ہوئی تھیں، ان کو ختم کرانے کے احکامات دیئے تو حقیقت یہ ہے جی کہ اگر ہم نے نارکائیکس جو ہے، یہ اینٹی نارکائیکس فورسز سڑکوں پر آکر اور لوگوں پر گولیاں چلا کر اور اس طرح لوگوں کے ساتھ کریں تو اس طرح تو چیزیں کٹرول نہیں ہوتیں۔ جہاں سے یہ برائیاں شروع ہوتی ہیں، وہاں پر کوئی توجہ نہیں دے رہا۔ تو یہ نارکائیکس تو پشاور سے نکل کر آگے جائیں گی، پشاور کو انہوں نے اللہ کے حوالے پھوڑ دیا، اللہ کے رحم و کرم پر پھوڑ دیا جو پشاور کے اندر جو Drugs آ رہی ہیں، پشاور کے اندر جو اس قسم کی چیزیں آ رہی ہیں تو ایسی جگہوں کو کیوں کٹرول نہیں کیا جا رہا جہاں سے یہ برائیاں شروع ہوتی ہیں؟ یہ قطعاً ایک گھسا پھٹا اور فرسودہ طریقہ ہے جی، ان کو ختم کرنے کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس میں پہل کرنی چاہئے، حکومت کو چاہئے، صوبائی حکومت کو، مرکز کے اندر بھی اللہ کا فضل ہے ہماری حکومت ہے، صوبے میں بھی ہماری حکومت ہے اور مکمل Co-ordination کے ساتھ ہمیں ان جگہوں پر ہمیں توجہ دینی چاہئے کہ جہاں سے سمگلنگ ہو رہی ہے، جہاں سے نارکائیکس آ رہی ہیں، وہاں پر توجہ دیں اور یہ سڑکوں کے اوپر میں سمجھتا ہوں، قطعاً یہ طریقہ کار نہیں ہونا چاہیے۔ کسی کو روکنا اور گولی چلانا، یہ تو جی اس طرح کا

Treatment ہے جو کسی غلام قوم کے ساتھ بھی کوئی نہیں کرتا، وہاں بھی اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور اس طرح بے دریغ جو گولیاں چلائی گئی ہیں، چونکہ میری معلومات محدود ہیں کہ کیا واقعی آرمی کے براہ راست کنٹرول میں یہ ایجنسی یا یہ ادارہ ہے کہ جس کو وہ Operate کر رہے ہیں یا یہ مرکز کے کنٹرول میں ہے یا صوبے کے کنٹرول میں ہے؟ اس کیلئے میں -----

وزیر آبپاشی و آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! غننگہ چہ دا زیاتے شوے دے، دا خو غننگہ صابر شاہ ہم اوونیل چہ ولے چہ دا ایم پی اے دے او پتہ اولگیدہ، دغہ شان غننگہ چہ ارباب صاحب اوونیل چہ درے کسان بلہ ورخ ہغوی ورژلی دئی، نو پکار دا دہ چہ د دے تولو مخ نیوے اوکریے شی او خاصکر چہ دا کوم فائرنکے دے، د دے خو یو طریقہ دہ، غننگہ چہ ہغوی اوونیل چہ درے خلہ د Chase کوی او بیا نن صبا خو وانرلیس سیتونہ شتہ کہ یو موٹر تبتتی نو وانرلیس باندے بل تھانے تہ وینا کولے شی چہ یرہ دا موٹر اوتبتتیدو، دا ایسار کرنی او ایڈوکیٹ جنرل صاحب ناست دے، دا تپوس کول غواہی چہ آیا د فائر اجازت کوم وخت ملاویری، چہ یو سرے فائر کوی۔ د فائر خو چرتہ داسے طریقہ نہ دہ چہ دغہ شانتے زیاتے اوشی او د دے زیاتی مونہ غومرہ زیات مذمت اوکرو او غومرہ زیات Condemn کرو نو دومرہ بہ کم وی او جوڈیشل انکوائری دے اوشی او کہ جوڈیشل انکوائری کنبے ہغہ کرنیل صاحب زیاتے کرے وی نو پکار دہ چہ د ہغہ کورٹ مارشل اوشی او ہغہ تہ سختہ سزا ملاؤ شی۔ دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر، د ارباب صاحب خبرہ کنبی دا یو Correction تاسو تہ اوکرم چہ ہغہ درے ورخے او نہ وے، دا د دريو کسانو دا خبرہ چہ دہ، دا کال یو نیم

This is not a recent incident. کال متخکین شوی وہ، اوس نہ ده شوے۔

حاجی محمد عدیل، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ ہمدردی تو جان محمد صاحب اور انکی فیملی کے ساتھ ہم سب کی ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جوڈیشل انکوائری ہونی چاہئے اور آپ نے اس ضمن میں یہاں ایڈویکیٹ جنرل سے بھی پوچھا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایک موشن کے طور پر اس مسئلے کو پریولج کمیٹی کے پاس بھیج دیں اور جو آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ اس میں وقت کی Concession بھی دے سکتے ہیں، تو ہم As per rules بلا بھی سکتے ہیں، وہ جوڈیشل انکوائری اپنی جگہ پر ہونی چاہئے، ان کا کورٹ مارشل ہوتا ہے، وہ ہونا چاہئے لیکن چونکہ یہ مسئلہ اسمبلی میں آیا ہے تو اگر یہ موشن کے تحت اسمبلی کی پریولج کمیٹی کو یہ کیس بھیج دیا جائے اور آپ اگر اجازت دے دیں تو بغیر موشن کے بھی یہ جا سکتا ہے اور اس میں ہم کسی کو بھی طلب کر سکتے ہیں، چاہے وہ کوئی بھی ہے۔ تو میری یہ Suggestion ہے جی۔

وزیر اعلیٰ، تھینک یو مسٹر سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔ مجھے بے حد افسوس ہے اس واقعے پر۔ میرے بھائی اور محترم و معزز ساتھی، جان محمد خٹک کی فیملی کے ساتھ واقعہ پیش آیا، یہ تو بہت افسوسناک واقعہ ہے اور میں تو کہوں گا کہ اس طرح کے واقعات اکثر و بیشتر ہمارے ملک میں جگہ جگہ پر ہوتے ہیں اور یہ آج اینٹی نارکائیکس فورس کا جو کردار ہے، اس کے بارے میں بھی مجھے زیادہ بات نہیں کرنی ہے کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کیوں قائم کیا گیا ہے؟ لیکن اس واقعے کے پیچھے ایک صاف بات یہ ہے کہ جو ہماری

For the largest interest of Duties perform جو اپنی کرتی ہیں۔ ان کی جو

the nation for the country, for the state over the years اتھارٹی ہے، جو ان کے اوپر سے نیچے تک انہوں نے سالوں میں یہ چیز Adopt کر لی ہے

They have taken the role of a state within a state, let me say کہ

that میں اس بات کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا جو اختیارات کا تجاوز کرنا ہے، جس کو طاقت کی نشانی بنا دیا گیا ہے، اس کو کہتے ہیں کہ بڑا زور آور کام کرنے والا ہے۔ This is very wrong concept. ہم نے اس ملک میں انسانوں کو پھونٹا کر دیا ہے، ان کو ذلیل کر دیا ہے۔ جگہ جگہ ہم ان کو ذلت میں مبتلا کرتے ہیں لیکن یہ جو خاص واقعہ پیش آیا ہے، اس پر مجھے افسوس ہے کہ یہ صوبہ سرحد کی Territory میں ہوا اور ایک معزز رکن کی فیملی کے ساتھ پیش آیا۔ وہ معزز رکن کی فیملی نہ ہوتی، کوئی اور Individual ہوتا تو Even then ہمیں اس پر افسوس، ہمدردی ہوتی۔ اور جو انہوں نے واقعات بتائے، یہ ساری ایسی باتیں ہیں اور میرے پاس معلومات بھی موجود ہیں لیکن میں کسی کو Protect کرنے کیلئے یہاں کھڑا نہیں ہوا، جو بھی آدمی حکومت کا کارندہ ہے، اہلکار ہے، خواہ میں خود ہوں یا ہمارا کوئی ساتھی ہے، اگر وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرتا ہے تو میں اس کو کسی وجہ سے بھی Protect نہیں کرنا چاہتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس تاثر کو بھی میرے خیال میں ہمیں — اور یہ جو یہاں پر باتیں کی گئی ہیں، یہ تاثر بھی غلط ہے۔ Army has nothing to do with the Anti-Narcotics Force. یہ گورنمنٹ آف پاکستان کی پارلیمنٹ کی Enactment کے ساتھ ANF کی Constitution کے ساتھ یہ قائم ہوا اور آپ جانتے ہیں کہ قیمت سے صوبہ سرحد کو اس پورے پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں بدنام کر دیا گیا ہے کہ جو Flow of drug ہے، یہ صوبہ سرحد اس کا Route ہے، Established fact ہے۔ تو یہ بات ہے اور ہمیں حقائق کو تسلیم کرنا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا اور میرے بھائی جو ہیں، ان سے جذباتی طور پر ہمدردی کا اظہار بھی کرنا چاہئے اور میں نے اس بارے میں فوری طور پر ایکشن بھی لیا ہے۔ میں نے انسپکٹر جنرل پولیس کو بذات خود ہدایت کی کہ وہ موقع پر جا کر اس کی Investigation کریں اور تمام حقائق معلوم

کریں اور میں یہ بات بھی کہتا ہوں کہ اس وقت یہ جو واقعہ ہوا ہے، اگر فورس کے افسران یا متعلقہ اہلکار مناسب طریقے اور اچھے انداز سے اس کام کو کرتے تو اس ملک کے شہری، اس صوبے کے شہری ان کے ساتھ co-operation کرتے۔ شہری تو ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن جیسے میں عرض کر چکا ہوں کہ ہم نے ہر جگہ ناکہ بندیاں، ہر جگہ چوکیاں اور چیک پوسٹیں قائم کی ہوئی ہیں اور ہر دس قدم کے بعد ایک ایجنسی کبھی صوبے کی، کبھی مرکز کی اور کبھی کس کی ہے اور یہ انسانوں کو پکڑ کر ان کو خوار کرتے ہیں۔ میں نے چند دن پہلے اس پر ایکشن بھی لیا اور اس طرح کی تمام چوکیوں کو ہم نے ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور انشاء اللہ ختم ہو چکی ہوگی۔ ان میں سے اب شاید مرکزی کوئی اہم چوکی رہ گئی ہو جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ بہت ضروری بھی ہے، تو وہ رہ گئی ہے لیکن میں نے ان کو ختم کر دیا اور انہیں بتا دیا ہے کہ اس صوبے میں اور سارے پاکستان میں تمام شہریوں کو آزادانہ طور پر گھومنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ ان کا حق ہے کہ یہاں پر آئیں اور وہاں جائیں اور ملیں۔ اگر کسی کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلے میں 'Drugs' کی روک تھام کے سلسلے میں، 'Gun running' کی روک تھام کے سلسلے میں تو وہ اپنے Plans صوبہ سرحد کی حکومت کے ساتھ بیٹھ کر طے کریں، اپنی منصوبہ بندی، اپنے Actions، یہ ساری چیزیں ہم سے طے کریں لیکن یہ نہ سمجھیں کہ کوئی ایجنسی بھی یہاں آکر اپنی مرضی سے چوکیاں لگا لے گی اور رات کو فائرنگ کرے یا وہ فائرنگ سے کسی کو روکے یا Extortion کریں یا انسانوں کو ذلیل کریں۔ اس بات کو ہم بالکل پسند نہیں کریں گے اور یہ کچھ کبھی نہیں کرنے دینگے اور خاص طور پر اس واقعے میں جو لوگ اور ان کا جو Version ہے، مجھے سردست سچی بات ہے کہ اس پہ بھی اعتماد نہیں ہے۔ جو Official version A.N.F نے جاری کیا ہے، اس پہ مجھے فی الحال زیادہ اعتماد نہیں ہے لیکن جو

آپ کی خواہش ہے کہ ہم اس کی جوڈیشل انکوائری کروالیں، اس کیلئے بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی عدلیہ کے ذمہ یہ لگانا ہے کہ ہماری جو Excess of powers کی خواہش ہے یہاں یہ اداروں میں اور انسانوں میں، اس کو روکنے کیلئے وہ ہماری مدد کریں اور میں یہ ضرور چاہوں گا کہ اس کی جوڈیشل انکوائری ہو۔ ہم نے اپنے سینیئر افسران کو بھی وہاں بھیجا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ جان محمد صاحب جو تین سال تک وزیر صحت رہے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ ان کے اپنے تعلقات کی وجہ سے ہسپتال میں خصوصی توجہ ملی ہے، حکومت کی وجہ سے یا ہسپتالوں نے اپنی ذمہ داری کی وجہ سے ان کا یہ احترام نہیں کیا ہے، یہ بھی مجھے پتہ ہے بہر حال مجھے خوشی ہے کہ ان کی ہمشیرہ جو میری بھی بہن ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی امان میں رکھے، ان کی صحت بہتر ترج بہتر ہو رہی ہے لیکن یہ جو واقعہ ہے، میں Assure کرتا ہوں آپ کو کہ اس کی ہم جوڈیشل انکوائری کرائیں گے۔

(تالیاں) میں پرائم منسٹر سے بھی بات کر رہا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اس بارے میں تمام اداروں کو ہدایت کریں، جو مرکز کے ہیں، کہ جب وہ اپنے اختیارات استعمال کریں تو اپنی Limits کو کراس نہ کریں۔ قانون نے جو ان کو اختیار دیا، اس تک ضرور کام کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ ہم ہر معاملے کو محض جذباتی نگاہ سے دیکھیں۔ Army has nothing to do with this۔

Under force ان کے ضرور آفیسرز آنے ہیں، ان کو ہم نے اس کام کیلئے لگایا ہے the law اگر کوئی فرد بھی چاہے وہ فوج سے ہے یا سول سے ہے، ہمیں ان کے اندر تخصیص نہیں کرنی ہے کہ یہ فرد کہاں سے آیا ہے؟ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس نے کردار کیسا ادا کیا ہے، اس نے اپنا رول کیسا ادا کیا ہے؟ سو میں اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ نہ تو اینٹی نار کائیکس فورس کو ختم کرنے یا Withdraw کرنے کی باتیں کی جائیں اور نہ ہی اس بات کو ہم چیف آف دی آرمی سٹاف تک لے جانا چاہتے

ہیں۔ ان کا کوئی کام نہیں ہے اس بارے میں کہ وہ ہمارے جو معاملات ہیں، ہم ان سے تحقیقات کروائیں۔ جو آفیسرز ہیں، ان کی جو سروسز ہیں، وہ اسے این ایف کیلئے قانون کے تحت ہم نے طلب کی ہیں، انکی Assistance بھی لی ہے اور سچی بات ہے کہ ان کی Contributions بھی ہیں، اسے این ایف کی بڑی ہے۔ پاکستان کو جو بدنامیاں سارے جہاں میں اٹھانی پڑ رہی ہیں، اسے این ایف نے اس کو روکنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور جو افسران ہیں، چاہے وہ سولین ہیں یا آرمی سے ہیں، ان کی اس ملک کیلئے کافی خدمات ہیں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور ہم میں سے ہیں اور کسی کو بھی ہم ٹارگٹ بنانے کیلئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس واقعے کو میں نے بہت Serious لیا ہے اور پرائم منسٹر کے نوٹس میں میں پوری معلومات لاؤنگا جو واقعات ہیں، حقائق ہیں۔ میں نے انسپکٹر جنرل پولیس کو بھی کہا ہے کہ وہ بھی ذاتی طور پر اس واقعے کی نگرانی کریں اور اس کی تفتیش انکی نگرانی میں ہو رہی ہے، ان سے بھی میں حقائق معلوم کرونگا اور میں ان سے بھی بات کر رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تیار ہوں کہ اس معاملے کی ہائیکورٹ کے جج کی نگرانی میں جو ڈیشل انکوائری کروائیں۔ (تالیاں) I think یہ ایک Feudal بات ہے اور ہمیں یقین ہے کہ جب ان کی رائے سامنے آئے گی، تو قانون کے مطابق اس پر عملدرآمد بھی کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر۔۔ جی یوسف ترند صاحب۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! خہ ستاسو مشکور یم چہ تاسو ما لہ موقع راکرہ۔ اول خو خہ د جان محمد خان سرہ پہ دے واقعے باندے دلی ہمدردی کومہ او د دے چہ غومرہ مذمت اوشی، نو کم دے۔ جناب سپیکر! د اتوار د چھٹنی پہ ورخ باندے خما د خوی کاہے، لینڈ کروزر درانیور

سروس له بوتلو، د کسټم يو غو افسرانو، اهلکارو هغه گادے په سروس سټيشن باندے اونيو لو او خپلے چوکنی ته نه بوتلو او هلته هغوی د خپلو اختياراتو ناجائز استعمال اوکړو او هغه گادے نه د هغه نه په قبضه کښ واغستو چه مونږ د دے تحقیقات کوو۔ جناب سپیکر! پاکستان يو جمهوري ملک دے او د هر څه د پاره يو قانون او يو طريقه کار دے۔ گادے هم د يو قانون لاندے چلیکی، اغستلے کيږي، خرڅیگی، د هغه يو طريقه کار دے۔ گادې کښه هغه ضروري کاغذات، چه کوم د يو گادې د پاره پکار دی د قانون مطابق وی، موجود وو لیکن د هغه باوجود هغوی هغه گادې واغستو او هغه ته نه وے چه ته څه۔ ما ته اطلاع اوشوه، څه په خپله چوکنی ته راغلمه او ډیر په شریفانه او عاجزانه انداز ما هغوی ته دا Request اوکړلو چه دا گادے څما د خوڼی دے، په کال 1994 کښ ما دا اغستے دے او د کال 1994 نه روستو دا گادے په دے روډ باندے ستاسو چوکنی برلب روډ ده او څما کور ستاسو سره په يو فرلانک کښ دے، روزانه پلا دے روډ باندے ستاسو د چوکنی په مخکښه که شپږ آته څله که دے لار ته شی نو څلور څله خو دے خوامخواه څی او راڅی۔ دے نه مخکښه تاسو دے گادې ته نه لاس ورکړے دے او نه مو تپوس کړے دے۔ غو پورے چه د تحقیقاتو سوال دے، څه پخپله د دے تائید کوم او دا څما زړه غواړی چه تحقیقات دے اوشی، چه د هر چا گادے وی یا څه بل څه غلط کارکردگی وی، هغه ته دے لاس واچولے شی، خو د تحقیقاتو په آرکښ یا د خپل پاور په آرکښ د چا بے عزتی کول مناسب نه دی۔ گادې سره رجسټریشن موجود دے، د رجسټرډ شوروم نه دا اغستلے شوه دے، رسید موجود دے او دا يو زور

گادے اغستلے شوے ڊے، چه د دے رجسٽريشن د پيښور ضلع وو۔ نا نوے
 گادے مونڙ نه دے اغستے، نا نوے گادے د بهر نه نه دے راغوبتلے شوے، نا
 نوے گادے مونڙ سره نه دے راغله۔ د هغه باوجود د کسٽم پيد کاغذ ورله
 هم ما ورکړو، اگر چه هغه خما حق نه وو او نه ما سره د هغه څه تعلق وو او
 نه خما د خوی سره د هغه څه تعلق وو، د هغه باوجود هم هغوی هغه گادے
 پرے نه بنودو او ما ته نه وے چه مونڙ به د دے تحقیقات کوو او تا له به نا
 گادے درکړو۔ خما مجبوري شوه، واپس لایمه، ولے چه ورځ د چهټنی
 وه، دفترے ټولے بند وے۔ سحر مال په اخباراتو کښ جناب سپیکر، دا په
 اوو اتو اخباراتو کښ، او په دے کښ خاصکر روزنامه جنک، روزنامه
 کسوتی، روزنامه اساس، روزنامه آج او روزنامه مشرق، دوی په داسے
 انداز کښ په خپل اخبار کښ خما متعلق دا خبر شائع کړے دے که تاسو
 اوگورنی جی نو د دے اسمبلی د یو رکن نه علاوه د یو عام شہری په
 حیثیت باندے چه خما په خیال دا به هیچ چرته مناسب او جائز نه وی۔
 جناب سپیکر! صحافت یو ډیره معززه پیشه ده۔ صحافیان رونږه خمونږ د
 پاره قابل احترام دی، قابل قدر دی۔ مونږ د هغوی قدر کړے دے او قدر به نه
 کوو لیکن افسوس او بیا افسوس چه د دے خبرو چه کومے په دے اخباراتو
 کښ راغله دی، د حقیقت سره څه د وینسته اومره هم تعلق وے نو ما به په
 دے خبره بجانے د خفگان هغوی ته شاباش ورکړو، ځکه چه څه دا غواړم
 چه هیچا باندے دے هغه پرده نه اچولے شی چه ځوک په یو جرم کښ یا په یو
 غلط کار کښ ملوث وی۔ (تالیان)

یو سیاسی کورنی سره تعلق ساتم، بیا پخپله د خدانے په فضل په موجوده

وخت کښن هم د دے اسمبلی یو رکن یم۔ نن د دے اخباراتو په وجه چه خما
 کومه بے عزتی اوشوه، خما سیاسی ساکھ ته چه کوم نقصان اورسیدو نو هغه
 خه هیچرته نشم پوره کولے او په حقیقت سره چه تاسو اوگورنی نو د دے
 بیاناتو د هغه خبرے سره هیخ تعلق نشته او ما ته هغه سری بار بار دا خبره
 کوله چه مونږ مجبور یو چه مونږ ستا گادی ته لاس اچلوے دے او افسوس
 دے چه ته ډیر شریف سرے وے او مونږ د دے اقداماتو نه وروستو ته
 اوپښ ندلے۔ هغوی ما ته دا تسلی راکړه چه دا گادے __ ما ورته دا خبره
 اوکړه چه خه په دے پوهیرم چه اخباراتو کښن به دا خبره راشی، خما به بے
 عزتی اوشی، تاسو دا گادے ما له راکړنی، هر غومره ضمانت چه تاسو ما نه
 اخلنی، هر غومره تسلی چه تاسو ما نه اخلنی، ستاسو دے دفتر سره یو
 فرلانگه کښن خما کور دے او خما په نوم دے او د دے گادی د قیمت نه د هغه
 مالیت زیات دے، د کلی او د خاندان جائیداد چه کوم دے، هغه په خپل خانه
 پریردنی لیکن هغوی ما له تسلی راکړه او د هغه باوجود هم سحر دے ټولو
 اخباراتو کښن چه غومره خما بے عزتی کیدے شوه، هغه شویده۔ خه ستاسو
 په وساطت دے خپلو ملگرو ته دا درخواست کوم چه که تاسو اوگورنی نو
 یو مهم شروع دے، یو پروگرام شروع دے چه د سیاسی خلقو او خاصکر د
 منتخب نمائندگانو خواه مخواه بے خایه بے عزتی کول غواړی، هغوی
 Damage کول غواړی، هغوی په عوامو کښن خرابول غواړی، نو خما دا
 درخواست دے چه خما دا دغه چه کوم دے، دا دے استحقاق کمیټتی ته حواله
 شی او د استحقاق کمیټتی نه م صرف او صرف دا مطلب دے چه دے مخینز
 کښن خما ذات Involve دے، ولے چه دا گادے خما د خوی په نوم دے او هغه

بالغ دے، ہفہ خما زیر کفالت نہ دے، ہفہ د دوو بچو پلار دے لیکن کہ تاسو دا اخبارات اوگورنی نو ہفہ بتول شے نے پہ ما باندے راجولے دے او پہ ہفے کسب مختلف، کلہ وانی چہ د ہفہ خوے نے اونیوو، یو کسب دا دی چہ د ہفہ خوے نے گرفتار کرو او پہ بل کسب دا دی چہ ہفہ درانیور نے گرفتار کرو او پہ بل کسب دا دی چہ د ہفہ خوے نے اونیوو او کسبم ہاؤس تہ نے بوتلو، ہلتہ پوچھ گچھ نے ترے نہ اوکرو او بیا نے پریینودو یعنی مخومرہ چہ ترے شوے دہ، خما د بے عزتنی ہفہ بتول کوشش پہ کسب شوی دے۔ نو خما ستاسو پہ وساطت دے ہاؤس تہ او تاسو تہ ہم دا درخواست دے چہ د سیاست د رشتے پہ بنیاد باندے، د دے ہاؤس د یو رور پہ بنیاد باندے دا استحقاق کمیٹے تہ حوالہ کرنی چہ دا حقیقت اوکتلے شی چہ دے گادے کسب خما او خما د خاندان مخومرہ گناہ دہ؟ کہ خما پہ دے کسب مخہ قسم لہ نقص او کمے وی نو مخہ چہ د غل سزاوی ہفہ دے ما لہ راکری۔ مخہ بہ مشکوریم۔

جناب فرید خان طوقان، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب فرید خان طوقان، دے چونکہ آزاد دے، مخہ یو عرض کول غوارم۔۔۔

نوابزادہ محسن علی خان، کینہ پہ آرام سرہ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں جان محمد خان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک بہت افسوسناک واقعہ ہوا تھا، اس کے بارے میں بہت بات چیت ہوگئی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی جوڈیشل انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے۔ جہانگ میرے فاضل بھائی، یوسف خان ترمذ کی گاڑی کی بات ہے تو جناب سپیکر صاحب، عرض یہ ہے کہ ایک قانون ہے اس ملک میں، یہاں پر اگر آپ صرف پشاور میں دیکھیں، اتنے بارگین سنرز کھلے ہوئے ہیں، چاہے آپ

یونیورسٹی روڈ چلے جائیں، چاہے آپ چارسدہ روڈ پر جائیں، چاہے آپ شہر سے نکلیں، اس سڑک پر آپ نکلیں، اس روڈ پر جائیں، جگہ جگہ پر یہاں بارگین سنٹرز بنے ہوئے ہیں اور اس قسم کی گاڑیاں ہر بارگین سنٹر میں یہ لوگ بیچ رہے ہیں۔ یہ میرے فاضل بھائی، جیسے پیر صابر شاہ صاحب نے بھی کہا تھا کہ یہ خوش قسمتی ہے کہ یہ اس ایوان کے معزز اراکین ہیں اور یہ اپنی بات یہاں آپ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں اور یہ معاملہ تحریک استحقاق کی صورت میں استحقاق کمیٹی کے سامنے چلا جانے گا لیکن وہ لوگ جو اس معزز ہاؤس کے ممبران نہیں ہیں، جو یہی گاڑیاں خریدتے ہیں ان کو اس چیز کا احساس بھی نہیں ہے، علم بھی نہیں ہے کہ یہ گاڑی دو نمبر کی ہے، یہ چوری شدہ گاڑی ہے۔ یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ آیا یہ ان لوگوں کی ذمہ داری نہیں ہے جو یہ گاڑیاں بیچتے ہیں؟ کیا یہ اسمبلی کوئی ایسا قانون ان کے خلاف پیش نہیں کر سکتی ہے کہ جو بھی یہ گاڑی بیچے، یہ ان لوگوں کا کام ہے کہ جناب وہ ان کی Verification خود کریں کیونکہ یہ گاڑی خریدتے بھی ہیں اور آگے چل کر یہ گاڑی بیچتے بھی ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ یہ گاڑی Custom paid ہے یا نہیں ہے، یہ گاڑی چوری کی ہے یا نہیں، اس کی رجسٹریشن ٹھیک ہے یا نہیں؟ یہ ساری ذمہ داری ان لوگوں کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ جناب، یہاں پر تین چار ادارے کام کر رہے ہیں، کسٹم کا ادارہ ہے، ایکسائز کا ادارہ ہے، پولیس کا ادارہ ہے، اینٹی سمکنگ کا ادارہ ہے۔ پولیس اینڈ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ بھی اس چیز میں Involved ہیں کیونکہ جتنے یہ بارگین سنٹرز ہیں جناب، ان سب سے صوبائی حکومت ٹیکس لیتی ہے، سالانہ ٹیکس ان سے وصول کرتی ہے۔ تو پھر وجہ کیا ہے؟ آپ کا پراونشل ایکسائز ڈیپارٹمنٹ بھی Involved ہے، پراونشل ایکسائز کے پاس رجسٹریشن بھی ہے اور اس کے باوجود بھی اس قسم کے واقعات پیش آ رہے ہیں، تو میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ ان کا جو مسئلہ ہے، اس کو آپ ضرور کمیٹی کے پاس بھیج دیں

اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے بھائیوں سے یہ بھی درخواست کرونگا کہ اس کیلئے کوئی ایسا لائحہ عمل یا قانون بنانا چاہئے تاکہ جو بھی اس قسم کی گاڑی بیچے، اس کو سزا ملے۔ جو خریدنے والا ہے، یہ اس کی غلطی نہیں ہوتی۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! دا یوسف ترند صاحب چہ کومہ خبرہ اوکرہ، ما خو د هغوی سره د همدردنی اظهار هم کولو او دام ورته او وئیل چہ خنگه ته یو منتخب ممبر یے، خمونر رور یے، خمونر د اسمبلی یو معزز ممبر یے، نو ما خو د خپله پارتنی د طرفه خبره کول غوښتل او ما وئیل چہ دا محسن علی خان صاحب چہ کوم دے، دے چونکه پخپله آزاد دے نو چہ آزاد یو سری خبره اوکرله نو د دوی په خبره کئیه به دومره وزن نه وی او د پارتنی طرف نه خبره اوشی نو۔۔۔۔

نوابزادہ محسن علی خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ Sir, I am on a point of personal explanation. فرید خان جو کچھ بھی فرما رہے ہیں، یہ ضرور صحیح کہتے ہیں کہ ان کا ایک پارٹی کیساتھ تعلق ہے مگر اس ایوان میں جو بھی رکن ہے، جو اس ایوان کا ممبر ہے، وہ سب برابر ہیں۔

جناب سپیکر، ہسے تاسو دوانرہ دیو علاقے ینی؟

نوابزادہ محسن علی خان: یرہ جی فی الحال خو یو یو خو آئندہ به گورو۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! محسن علی خان صاحب د مطمئن اوسیری، اطمینان د لری، دے اسمبلی کنس مونر د تولو معزز ممبرانو، چہ عوامو منتخب کری دی، چہ هر څوک دے، کوم خانے نه راغلی دے، په هغه باندے حما هیخ کارنشته، خه د هغه خلقو د میتیبت احترام کومه۔ ما دا خبره کول غوښتل، سپیکر صاحب، تاسو یو مثبت، ما د محسن علی خان نه

خبره اغسل نه غوبنٹل چه هغوی خنکه په کومه طریقے دا خبره اوکره،
 ډیره مخه خبره نه اوکره، په طریقہ نه په اول خل بنه خبره اوکره، خو خه
 دا وایم چه ما خو ترند صیب ته تسلی ورکول غوبنٹل چه دا کومه واقعہ
 تاسو سره شوه دے، مونږه د دے اسمبلی ټول ممبران او د دے موجوده
 حکومت ټول ممبران چه کوم دی، هغوی ستا سره په دے خبره کښ بالکل
 ملگری دی۔ خمونږه د ټولو ممبرانو عزت چه کوم دے، دا شریک دے که
 داسه واقعہ کیزی نو په دے کښ ته تسلی ساته چه خمونږه د دے ایوان هر
 ممبر چه کوم دے، هغه به تا سره کلک ولاړ وی۔ دومره خبره ما کول
 غوبنٹل۔

جناب سپیکر، خما دا خیال دے ترند صاحب ستاسو ټول Grievance چه دے،
 ډیپارټمنټ باره کښ خو تاسو دا اوږنیل چه هغوی بیا خما خه تسلی
 اوکره او گادے نه ماته واپس کرو، ټول Grievance هم داخباراتو نه دے۔
حاجي محمد يوسف خان، گادے نه ماته نه دے حواله کړے۔ ما دا اووے چه ما
 ورته ډیر زیات په شریفانه او عاجزانه طریقے سره ټول پروف، کاغذات، هر
 مخه پیش کړل، نو ماته نه اووے چه مونږ ډیر افسوس کوو، چه ته ډیر
 شریف سرے نه، خو چونکه مونږ ډیر مجبوره یو، مونږ ته د بره نه سخت
 هدايات دی او گادے نه شو یریسټو دے۔ گادے خو ما پرون جی د دس لاکه
 بینک کارنتنی باندے آزاد کړے دے۔

جناب سپیکر، نه خیر طریقہ کار خو هم هغه وی کنه جی چه یو شے هغوی
 په قبضه کښ واخلي نو بیا تاسو په پرسنل باند باندے یا ضمانت باندے به نه
 اخلنی، خو عرض ما دا کولو جی، تاسو چه کوم د پریوليج خبره کوئے

کنہ، نو دا تاسو خو زیات زور په اخباراتو باندے ورکړے دے، چه
اخباراتو-----

حاجی محمد یوسف خان: ما دا دواړه یاد کړی دی۔ ما دا وئیلی دی چه دوی د
اختیاراتو ناجائز استعمال کړے دے۔

جناب سپیکر: دواړه مو یاد کړی دی۔ نو ما هسے تاسو ته یو تجویز پیش
کولو جی چه وختی تاسو په یو پواننت آف آرډر باندے پاسیدنی، نو دا به
بہتره نه وی چه تاسو دا خپل پریوليج موشن داخل کړنی او بیا به نے سرے
دغه کړی، په دے منع کس کیدے شی چه د اخبارونو والا غه خپل هغه
اوکړی-----

حاجی محمد یوسف خان: ما خو ستاسو په چیمبر کس داخل کړے دے جی۔

جناب سپیکر: تھیک ده جی، دا به بیا په Due course کس واخلو او کمیتی به
هم تر هغه پورے جوړه کړو، نو خه وایم چه داسے به بنه وی، ستاسو
آواز خو اوس اورسیدو۔

حاجی محمد یوسف خان: که تاسو دا منظور کړنی او کمیتی چه کله جوړه
شو، ورته به لار شی۔

جناب سپیکر: تاسو وایتی نو مونږ به نے ورته حواله کړو، دا خو د هاوس
خبره ده۔

Is it the desire of the House that the privilege motion

(شور)

حاجی محمد یوسف خان، خه به نے واوروم کنه جی، که ستاسو اجازت وی۔

جناب سپیکر: جی۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بمورخہ 9 مارچ 1997 بروز اتوار میرے بیٹے کی گاڑی 'رجسٹریشن نمبر M-4B جو کہ ڈرائیور سروس کیلئے لے جا رہا تھا، وہ کسٹم موبائیل سکوڈ، کسٹم چوکی، جمروڈ روڈ پشاور، نے روکی اور غیر قانونی طور پر قبضے میں لی۔ مذکورہ سٹاف کا موقف یہ تھا کہ وہ گاڑی کے کاغذات کی Verification یعنی تحقیقات کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو گاڑی کے تمام اصلی کاغذات دکھائے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے گاڑی کو نہیں چھوڑا۔ اگلے دن روزنامہ "جنگ" راولپنڈی، "مشرق"، "آج"، "کوئی" اور "اساس" نے اس واقعے کو مزید اچھال کر غلط انداز میں پیش کیا، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ میرا استحقاق کسٹم سکوڈ اور مذکورہ اخبارات کے خلاف ہے۔

Mr. Ali Afzal Khan Jadoon: Mr. Speaker, I am on a point of order.

جناب سپیکر، خہ یو عرض کوم بیا تاسو خبرہ اوکرنی۔ تاسو دا اوکورنی، خما ہغہ سرہ خہ کارنشستہ، دہاوس خوبنہ دہ، خہ Matter چہ وی ہغہ بہ خہ تاسو تہ مخ پہ رواندے کوم، تاسو چہ خنگہ غوارنی، Decision ستاسو دے، دہاوس Decision دے۔ خو تاسو دے کبن یوشے اوکورنی جی، دوی پخپلہ وانی چہ ہغہ خما نہ نے اونوو او بیا پہ Bail نے راکرو، مطلب دا دے چہ یو Legal Process روان دے او Under investigation یا Under inquiry دے، کہ د ترند صاحب دے کبن دا وینا وی چہ خما نے دائریکت استحقاق مجروح کرے دے، فرض کرے یوسرے دے، اوس خما گادے دے ہغوی ما نہ اونیسوی اوہغوی وانی چہ دا د غا۔

گادے دے، This is an other thing، هغوی به خپل Investigation یا خپل هر څه
 چه کوی، انکوائری کوی یا هر څه چه کوی، That is one matter، سیکند دا ده چه
 څه بحیثیت یو شهرى هلمته یو پولیس افسر له ورنځ او څه ورته څه دغه کوم او ما
 سره هغه داسه طریقہ کار او کړی یا بحیثیت یو ایم پی اے هغه څما په Insult یا
 Breach of privilege کښ راځی، گنی Otherwise که دا شه مونږه __ یو سیکند
 څه تاسو ته دا خبره Explain کومه بیا تاسو خبره او کړئ، Otherwise خو دا به
 ډیره یو عجیبه غوندې خبره شی۔ د هافس خوبته ده چه څه کوی، گنی که تاسو په
 دے طریقہ باندے چه یو سرے فرض که پولیس یا داسے Investigation agencies
 چه کوم دی او هغوی په یو شی کښ Investigation یا انکوائری کوی او یو ممبر
 وی، هغه په کوی۔ ولے چه هر سرے د قانون نه لاندے دے که هغه پریزیڈنٹ وی که
 هغه پرائم منسٹر وی که هغه ممبر وی، Any body وی، Non is above the law.
 نو دا خو به څه داسه طریقہ کار جوړشی چه څما خیال دے که دیو ممبر __ I am
 sorry I am not څما دا مقصد نه دے، خو که فرض کړه څه بحیثیت یو ممبر په یو
 Offence کښ Involve یه او څه پولیس ته څمه یا په Investigation یا دغه کښ،
 بس لنډ به راڅما او پریولجیشن موشن به موو کومه، نو دا خو به مونږ ډیر لوڼے
 Hindrance پیدا کوو، نو په دے شی باندے تاسو سوچ او کړئ، نو بیا که تاسو وائی د
 هافس خبره ده، بیا به څه هافس ته Put-up کوم او هافس به نه فیصله کوی۔
جناب غفور خان بدولن، جناب سپیکر! څه یو عرض کوم۔ دوه خبرے دی،
 یو خو د ده استحقاق څکه نه جوړیږی چه دا د ده د خپل خوڼی ذاتی مسئله
 ده۔ دویمه خبره دا ده چه کسټم حکام لس لکه روپو په ضمانت گادے ورله
 ورکړے دے او اصلی خبره دا ده چه اخباراتو د ده نوم شائع کړے دے نو

استحقاق نے پہ اخباراتو کیدے شی او کسٹم حکام باندے نہ شی، او بلہ دا دہ
 چہ مسئلہ نے د خپل خونے دہ، معزز ممبر پہ دے کئیں ہدو Involve کیدے
 نشی۔ ہغوی وائی چہ کاغذات ترے مونڑہ اغستی دی، دا مونڑہ کراچنی تہ
 لیڑلی دی او پہ دے باندے مونڑہ انکوائری کوو او د انکوائری نہ پس کاغذات
 بہ دوی تہ واپس کرو۔ نو دا خما یو درخواست دے، اخباراتو تہ خو بہ ہم
 خما پہ خیال کسٹم حکام ورکری وی چہ دا دہ دے، اخباراتو خو بہ ہم د
 غلط بیانی نہ کار نہ وی اغستے، نو مونڑہ دے ممبر صاحب تہ وایو چہ سخہ
 اوشول، لڑ صبر اوکرہ، دوه غلور ورخے اوگورہ کہ دوه غلور ورخے
 پس د کراچنی نہ کاغذات راشی، ہغہ انکوائری تہ اوگورہ، انکوائری پرے
 شروع دہ۔ ما صرف دا عرض کولو، د منظور باچا ہغہ خیرہ دیرہ بنہ خبرہ
 وہ جی۔

جائی محمد عدیل، جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر
صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر، جناب عاشق رضا صاحب!

جناب عاشق رضا سوائی، سپیکر صاحب! ٹھنکے چہ ترند صاحب پہ خپلو خبرو
 کئیں دوه درے خلہ د دے ٹھیز نشاندھی اوکرہ چہ خما کاغذات تھیک وو او
 ہر سخہ ما ورتہ پیش کرل او د ہغے باوجود ہغوی ما تہ دا اووے چہ مونڑہ
 مجبورہ یو، نو د دے ٹھیز دے ترند صاحب وضاحت اوکری۔ دوی چہ بار بار
 دا الفاظ استعمالوی، آیا د دوی دا مطلب دے چہ حکومت یا نور داسے سخہ
 خلق چہ کوم دوی لہ مجبورہ کوی او ہغہ خلقو لہ مجبورہ کوی چہ د
 دوی خلاف ایکشن اوکری، نو خہ دا غوارم چہ دوی د دے خبرے لڑ

وضاحت اوکری۔

جناب غنی الرحمن خان، جناب سپیکر! دوہ قسمہ گادی پہ روڈ چلیری، یو Registered او دویم Unregistered، چہ کوم گادے رجسٹر کیری ہفہ سرہ بتول ہاکومنٹس موجود وی۔ کلہ چہ یو گادے رجسٹرڈ شو، ہفہ پہ دغہ روڈ باندے چہ چلیری، پکار دا دہ چہ پہ ہفہ باندے کلہ د چاشک و شبہات وی نو رجسٹریشن د ترے راواخلی، د ہفہ Verification د اوشی، او کم از کم کہ ہفہ گادے غلط وی نو پکار دا دہ چہ ہفہ گادی تہ د لاس و اچوی۔ دا نہ چہ یو گادے پہ 1994ء کنس رجسٹرڈ دے او ہفہ د راونسی، پہ دغہ کنس دے بند کری چہ یرہ خہ د دے Verification کوم او کسٹم ہاؤس چہ کلہ ہم کاری بوخی، نیم گارے تہ بہ د ہفہ خانے نہ نہ شے راوستلے، بتول سامانونہ تے د ہفہ نہ بدل کری وی او نہ تے انجن وی او نہ تے تاثر وی، نہ تیوب وی۔ خو بہر حال دا چہ کوم خہ شوی دی، دا زیاتے شوے دے او دا د چا پہ ایماں شوے دہ۔ پکار دا دہ چہ دا کنیتنی تہ د حوالہ کرے شی۔

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر)، یہ ہمارے روز جو ہیں، ان میں 55(a) not more

than one question shall be raised by the same Member at the

same sitting regarding the same subject matter. اس وقت دو

مسئلے ہیں، ایک تو کٹم کی اتھارٹیز کے خلاف ہے اور ایک یہ اخبارات میں جو اشاعت آئی ہے، اس کے خلاف ہے۔ اب یہ محترم ممبر صاحب فیصلہ کریں کہ ان کی پریویج Specifically کس Matter کے متعلق ہے؟ شکریہ۔

جناب علی افضل خان جدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں گزارش کروں گا کہ

جیسے ڈپٹی سپیکر صاحب نے فرمایا ہے ' یہ غالباً ' With regard to the questions

Question means question put by the members for - ہے۔

information, seeking knowledge from the government side. تو یہ جو بات ہے یہ پریویج موشن اور ریزولوشن کے ساتھ غالباً نہیں لگتی، اسلئے یوسف ترند صاحب کا استدلال ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنی اس بات کو تین باتوں میں ملوث کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کے مطابق ان کی گاڑی کو کسٹم حکام نے غیر قانونی طور پر پکڑا، دوسرا اخبارات میں جو ذکر آیا، وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے Agrieved ہیں۔ تو اس کے تین حصے بنتے ہیں ایک ہی سوال میں: تو میری یہ گزارش ہوگی کہ یوسف ترند صاحب اس میں یہ Amendment کریں کہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ میرے بیٹے سے گاڑی پکڑی گئی ہے تو استحقاق جو ہے ' وہ Of the Member, of the House and of the Speaker ہے یعنی جو پریویج ہے ' وہ یہ ہے کہ کسی ممبر کی Privilege Violate ہوتی ہو، ہاؤس کی Privilege violate ہوتی ہو یا Speaker of the Assembly کی Privilege violate ہوتی ہو تو تب یہ استحقاق اٹھایا جا سکتا ہے ' Not of the member of the family تو اسلئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں Amendment کر لی جانے کہ 'میری گاڑی' بجائے اس کے کہ 'بیٹے کی' تاکہ ان کا استحقاق قانونی طور پر اسمبلی کے سامنے آسکے۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ محترم و معزز ممبر، علی افضل جدون صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ Questions لیکن اگر وہ پڑھ لیں تو رول 55 یہ کہتا ہے 'Conditions for admissibility of the question of privilege' اس میں

Question of privilege ہے ' Not of the question of some thing else.

ارباب محمد ایوب جان، میرا خیال ہے کہ آپ نے رولنگ دے دی ہے اور آپ نے

اپنی رونگ میں یہ فرمایا ہے کہ Nobody is above the law, law is law and law is for every body. تو جب آپ نے رونگ دے دی ہے تو پھر اس کے بعد بحث کرنا جائز نہیں ہے۔

جناب سپیکر، ایوب جان خان، ما صرف دومرہ پورے خبرہ اوکڑہ جی، خہ تاسو تہ -----

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر، ما تہ یو منت راکرنی، لہر وضاحت کول غوارم۔ پہ استحقاق لیکلو کین بہ فرق راغلے وی۔ خبرہ دا دہ چہ هغوی دا کارے، اگرچہ خما د خوی ملکیت دے خو پہ وجہ نے خما نیولے دے ما تہ نے دا خبرہ Show کرے دہ لیکن بیا د هغے نہ علاوہ جی خہ دا بل لہر غوندے ستاسو یو منت ضائع کومہ، دا احساس اخبار کین خبر دے "کشم سکواڈ نے رکن سرحد اسمبلی، یوسف ترند کی لینڈ کروزر قبضے میں لے لی" دا دے بل اخبار یو خبر دے، "سابق صوبائی وزیر کی گاڑی چوری کی نکل"، دا روزنامہ کسوٹی دہ۔ دا بل روزنامہ 'آج' لیکھی چہ "سنگل شدہ گاڑیوں کے خلاف مہم، یوسف ترند کے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا"۔ دا بل روزنامہ مشرق دے "یوسف ترند کے صاحبزادے سے قیمتی غیر قانونی گاڑی برآمد" خہ بہ پہ دے کین ستاسو پہ وساطت د دے ہاؤس پہ اجازت ترمیم اوکرم او هغہ کسٹم والا بہ پریوڈم او دا درے غلور اخبارات چہ کوم دی، دوی خلاف خما استحقاق واخلتی او دا کمیٹنی تہ حوالہ کرنی چہ دوی راشی دا خما رونہ دی، قابل احترام دی، قابل قدر دی چہ مونہہ مخامخ کبینو چہ خما دے کین کوم جرم دے، خما دے کین کوم زیاتے دے، خما پکین کوم شرارت وو، خما پکین کوم نقصان وو؟ آخر تاسو، جناب سپیکر، یو منت، دا اخبار صرف پاکستان کین

نه دے جی، دا ټولے دنیا ته ځی۔ څه یو سیاسی کورنټی سره تعلق لرم او یو سیاسی سرے یم او په بهر ملک کښ هم څمونږ د ملک کسان دی، څما هغه نیکه به هم دا صفاتی نه شی کولے نو څه به څه خپل پوزیشن صفا کړم۔ نو څما دا گزارش دے چه دا اخبار والا څمونږ روڼه دی او قابل احترام دی، قابل قدر دی لیکن هغوی له دا نه دی پکار چه څمونږ د عزت سره لوبے او توقے کوی، نو څه به په دے کښ ترمیم او کړم که د کسټم والا په دے کښ نه راځی، نه دے راځی لیکن دا درے غلور اخبار والا چه کوم دی، دا خو دے پکښ لازماً راځی، څما نوم نه لیکلے دے او څما د دوی خلاف استحقاق، ستاسو په وساطت باندے دے روڼو ته Request کوم چه کمیټی ته حواله کړنی۔

جناب محمد ہاشم خان: پوائنټ آف آرډر۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه مخکښ خو څه جان محمد خټک صاحب سره په دے المناکه حادثه باندے د خپل غم اظهار شاملوم او د هغه نه بعد څه د یو داسے پسماندہ ضلعے سره تعلق ساتم، ضلع دیر چه د هغه څه مسائل فی الحال چه څنگه څمونږ په ایوان کښ پیش کړے شول، د اوږو مسئلے دی خو د اوږو د مسئلے نه علاوه څمونږ سره دے زیاتو ته چه څمونږ د دیر کوټه په 1978-80 کښ 65000 بورنی د پاپولیشن په حساب باندے وه لیکن گزشتہ حکومت چه هغوی څه وختے په چارسده د څوارسو میلونو اجازت ورکړو نو د هغه نه بعد بیا دمل کوټه چه وه، نو څمونږ سره -----

جناب سپیکر: دا تاسو په پوائنټ آف آرډر باندے ینی، پوائنټ آف آرډر، تاسو Rule 225 لږ اولولنی جی، څما خیال دے تاسو په دے باندے ایډجرنمنټ

موشن داخل کرنی نو هغه به بهتره وی۔ انشا اللہ را به شی او چه مخومره تاسو وائی، په هغه باندے خبرے اوشی نو دا به بنه وی۔

جناب محمد ہاشم خان: بنه جی، دویم عرض م کولو جی، دے نہ علاوہ جی خمونہ پہ ضلع دیر کنس د واپدے والو د بجلی فری میترے تقسیم کری دی

صیبه -----

جناب سپیکر: دے باره کنس ہم تاسو داسے اوکرنی جی یو ایڈجرنمنٹ موشن داخل کرنی، انشا اللہ We will take it up په آرام باندے بنه جی۔ یو منت جی، تر غو پورے چه د یوسف ترند صاحب د پریولجج موشن تعلق دے نو As pointed out by the Hon'ble member, it is hit by rule 55 نو حما دا خیال دے جی چه دا، خه به دا Request دوی ته اوکرم چه دوی دے یو Separate motion داخل کری او په هغه کنس دے Specifically ذکر اوکری۔ تر غو پورے چه د دے تعلق دے نو Legally it is not admissible under the rules. Thank you very much.

جناب علی افضل خان جدون: جناب، آج ہمارے ایوان میں اس ایوان سے ہی منتخب شدہ سینیئر حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب تشریف رکھتے ہیں، میں آپ کی اجازت سے یہ چاہوں گا کہ ایوان میں ان کا استقبال کیا جائے۔ (تالیان)

جناب فتح اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، پلیز مجھے بھی موقع دیا جائے۔ میں بہت اہم معاملے پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ان دو معزز ارکان اسمبلی کے ساتھ میں اپنی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد آج پورے ایوان سے ایک Request کرتا ہوں کہ ہم عوام سے جتنا سینڈیٹ لے کر آئے ہیں تو بجائے اپنے استحقاق پیش کرنے کے ہمیں اپنے عوام، ان پے ہوئے لوگوں، جو پس رہے ہیں ان

مختلف وارداتوں میں' کے استحقاق کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور آج میں ایسی اہم بات ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ ڈی آئی خان ڈسٹرکٹ میں اور خاص کر ڈیرہ اسماعیل خان سٹی میں اٹھ تاریخ کی شب کو بم بلاسٹ ہوا، یہ تیسرا واقعہ ہے، اس میں جتنی جائیں بھی ضائع ہوئیں لیکن عوام کو یہ کہا جاتا ہے کہ بم بلاسٹ نہیں ہوا، جمبو جٹ یا کسی اور ٹیڈارے کا ہوائی پریشر کی وجہ سے یہ دھماکہ ہوا ہے اور اس بات کو خفیہ ادارے چھپا رہے ہیں۔ آج میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ بات عدلیہ، انتظامیہ اور اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایسے بم بلاسٹنگ اور واقعات عوام کے سامنے اخبارات میں منظر عام پر آنے چاہئیں۔ تو یہ میری Request ہے کہ ایسی باتوں کو حکومت کو چھپانا نہیں چاہئے۔

حاجی بہادر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Yes.

حاجی بہادر خان، ما جی یو عرض کولو۔ پہ ضلع دیر کنیں او بیا خصوصاً پہ جندول کنیں دَ بجلی دیر زیات لوڈ شدیدنگے دے، پہ چوبیس گھنٹو کنیں مخلور گھنٹے بجلی نہ وی، خدانے شتہ چہ دا ہر غو ورخے چہ مونڑہ تیرے کرلے، ہلتہ مونڑہ بجلی نہ دہ لیدلے، خہ ستاسو پہ وساطت چیف منسٹرہانچہ تہ درخواست کوم چہ دا دلر تپوس اوکری چہ کم از کم مونڑہ ددے خانستہ نعمت نہ مہ نامحرومہ کوئی۔ واللہ چہ روزگار ہم بند دے او ہر شہ بند دی۔ چوبیس گھنٹو کنیں مخلور گھنٹے بجلی نہ وی۔

جناب سپیکر: ڈیرہ بنہ دہ، چرتہ کہ خیز وی منسٹران صاحبان کینی نو بیا بہ تاسو تہ جواب درکری۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! ذرا آپ کی رولنگ چاہئے۔ ایک کونین ہے کہ جب کابینہ

نہیں ہے، صرف وزیر اعلیٰ ہے، تو وزیر اعلیٰ جب ہاؤس میں نہ ہوں تو یہ جو پوائنٹ آف آرڈر پر باتیں کی جاتی ہیں، یہ صرف پریس کیلئے ہیں یا حکومت کیلئے ہیں؟

جناب سپیکر، (تہنہ) بس، یو منت۔ حاجی صاحب۔ خو یو دیر زبردست رولنگک غوبنتے دے۔ حقیقت خودا دے چہ خہ تاسو سرہ اوس Strictly د رول 225 لاندی اوچلوم، نو ستاسو د یو پوائنٹ آف آرڈر چہ کوم دے نو۔۔ بس نورے خبرے بہ نہ کوو، پریس والا بہ صبا پہ اخبارونو کین غت غت اولیکی، خودا درسہ خہ گزارہ کوم، گنی نو دے سرہ د بجلنی د میٹرو خہ کار دے، دے سرہ د میلونو خہ کار دے، دے سرہ د او خہ کار دے؟ نو داسے کوو چہ دا ہاؤس پہ مزہ مزہ چلوف، او خواہ مخواہ پہ زور لیگل ساندہ ماہ Divert کوئی، گنی نو بیا دا بتول ستاسو دغہ چہ دی، نو دا خو بیا بہ ہفہ دغہ کین۔ خی۔ اوس۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب پیر محمد خان، معافی غوارم جناب سپیکر صاحب، تاسو اوس ہم خبرہ اوکرہ چہ قانون نہ بالا تر ہیخ خوک نشہ، یقینی خبرہ دہ، ہاؤس بہ ہم پہ قانون باندے د تلو کوشش کوی او حکومت ہتلولو لہ پکار دی، محکمو لہ ہم پہ رولز باندے تلل پکار دی۔ جناب سپیکر صاحب، دلہ کین دا چتئی مونر تہ پرتہ دہ، دا پوائنٹ آف آرڈر ما خکہ اوکرو چہ دا د پریولج ایکٹ د یو رول خلاف چتئی ما اولیدہ، نو خکہ ما دا پوائنٹ آف آرڈر اوچت کرلو۔ دے چتئی سبجیکٹ دے، " The removal of plates on vehicle

indicating Senators, MNAs, MPAs, Commissioners" وغیرہ، دا

Directives of Prime Minister دی۔ اوس پرانم منسٹر خو یو تقریر کرے دے جناب سپیکر صاحب، او ہفہ پہ کنس دیرے بنہ بنہ خبرے کرے دی، دا ہم پہ بنو خبرو کنس یو دہ چہ دا تفریق ختم شی او دا بورڈونہ د ایم پی ایز یا ایم این ایز یا د سینیٹرز، اوس د ایم این ایز، ہفہ خو رولز ہغوی تہ پہ مرکز کنس بہ پتہ وی چہ ہغوی یا سینیٹرز، خو خمونر د دے صوبائی اسمبلی یو ایکٹ دے، چہ ہفہ پریولج ایکٹ 1988 دے او پہ دے کنس جناب سپیکر صاحب رول 9 لاندے (f) Sub rule، پہ دے کنس د ایم پی ایز لہ پارہ دا لیکلی دی چہ دوی "Fix a plate on personal car bearing inscription of MPA" اوس دا پہ دے رولز کنس دی، نو دا چتئی، دا خو د رولز Violation دے۔ تر خو پورے چہ دے ایکٹ کنس ترمیم نہ وی شوے او یا دے لہ پارہ آرڈیننس نہ وی راغلے، اوس آرڈیننس نہ دے راغلے او د دے اسمبلی سیکرٹریٹ نہ دا چتئی مونر تہ راغلے دہ، ورسرہ د Prime Minister's directives دی، آیا مونرہ اوس زبانی تقریر باندے بہ عمل کوو کہ نہ پہ Written رولز او لاء باندے بہ عمل کوو؟ شکریہ۔

Mr. Speaker: Will the Advocate General explain this to the House, please?

ایڈوکیٹ جنرل، سوری سر۔ انوں نے ابھی جو بات کی ہے، بات ان کی معقول نظر آتی ہے لیکن ذرا دیکھنا پڑے گا کہ بات ان کی عقل کو اپیل کرتی ہے یا نہیں؟
جناب سپیکر، خما خیال دے چہ۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، خما خیال دے چہ پریولج ایکٹ بہ دوی نہ وی کتلے، خہ بہ نے ورتہ ورکرم چہ دوی د Rule 9, sub rule (f) اوگوری نو تر

غجو پورے چه Amendment نه وی راغله تر هغه پورے بورڈ لگول د
ممبرانو حق دے۔

جناب سپیکر؛ پیر محمد خان! چه تر غجو پورے دا Amend شوی نه وی یا دے
کنیں غه دغه نه وی راغله یا دا ایکٹ نه وی بدل شوے، نو بے شکہ کہ ستا
دیرزہ کیڑی، د ایم پی اے بورڈ ته لگوہ او فالتو ورسره خیر دے کہ
جهنڈے ته دِ زره وی، جهنڈا هم لگوہ۔ خیر دے دا غه خبره نه ده۔ Any
how.....

میال مظفر شاہ، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ دغه کنیں جی یوہ دیرہ دغه خبره ده۔
پولیس والا په لاره کنیں هغه ادروی، د هغه نه خلق بورڈونه کوزوی،
خمونزہ چه په دیویلپمنٹل کارونو کوم بورڈونه لگیدلی وو، هغه نه بتول
لرے کری دی۔ گادپی باقاعدہ اودروی کہ هغه ایم پی اے وی یا کہ اے این پی
لیکلی وی، هر غه هغه لرے کوی۔ نو بیا به دلته کنیں پریولج موشن
رازی، نو یا خود دے خانے نه یو Instruction واستونی چه پولیس ده ته
لاس نه اچوی، ولے چه هغوی ته خو باقاعدہ آرڈرز شوی دی، مونزہ پخپله
بے عزتی ولے کوو؟

جناب سپیکر، Via media به نه مونزہ نا رو باسو جی، چه تر غجو د ایم پی
اے بورڈ دے هغه په دے کنیں پریولج دے، بل غه نشته لکه اے این پی،
مسلم لیگ پی پی پی یا داسے نور غه، دا شے خو نشته۔ هغه خو د هغوی
خپل دغه دے، خو Anyhow ایڈوکیٹ جنرل صاحب، یانم اوغوبیتو، نو حما
دا خیال دے چه هغوی به په ورخ دوو کنیں، تاسو ورسره ملاو شتی او
لیگل سائنڈ به هغه خه سہپی کری، تاسو ته به اہنٹی نو کہ لیگلی تھیک وی،

نو بس بیا بہ پہ ہفتہ طریقہ باندے مونز بتول عمل کوو۔ چہ مونز پے عمل نہ
کوو نو دنورو خلقو نہ بہ سخہ توقع کوو؟

جناب پیر محمد خان، ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، ہم تو عمل کریں گے لیکن بات یہ
ہے کہ اب میں نے بورڈ لگایا ہے اور باہر میں جا رہا ہوں، جیسا کہ میں صاحب نے بتایا کہ
اگر کوئی پولیس والا مجھے پکڑتا ہے یا میرے ڈرائیور کو یا پرچہ چاک کرتا ہے، تو میں
کیا کروں گا؟ ادھر اسمبلی میں لاؤں گا تو اس وقت تک یہ کیا کہیں گے؟ اس وقت تک
کینے آپ کا فیصلہ چاہئے۔

ایڈووکیٹ جنرل، جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ایک نوٹیفیکشن جاری ہوا
ہے جس کے تحت یہ چیزیں بند کر دی گئی ہیں۔ اب نوٹیفیکشن آیا ہے پرائم منسٹر سے
تو میرا خیال ہے ہمیں پرائم منسٹر کی تقریر کو آڑ کرتے ہوئے اس بات کو ابھی ماننا
چاہئے۔ لیگل بات جو کر رہے ہیں شاید قانون ابھی بن رہا ہے۔

جناب پیر محمد خان، نہیں جی، میں نے بات ماننے کی بات نہیں کی ہے۔ میں نے
قانون کی بات کی ہے اور ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے قانون کی بات نہیں کی ہے۔ ہم
ان کا احترام کرتے ہیں، چیف منسٹر کا بھی کرتے ہیں لیکن جب تک Amendment
نہ کیا ہو تو ہم کیسے کریں؟

جناب سپیکر، بس تھیک دہ جی، تاسو کینٹی۔

ایڈووکیٹ جنرل، تو قانون وہی تھا جو بنا دیا ہے۔

جناب پیر محمد خان، نہیں کسی کی زبانی تقریر تو قانون نہیں جب تک اس میں باقاعدہ
Amendment نہ لالہ ہو۔

جناب سپیکر، تھیک دہ جی، تر خو پورے چہ Amendment نہ وی شوے یا
آر دینسنس وی راغلے تر ہفتے پورے ایم۔ پی۔ ایز چہ کوم دی نو They can

سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر، معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل مورخہ 12 مارچ 1997 کو سینیٹ کی عمومی اور مخصوص نشستوں کیلئے انتخابات الیکشن کمیشن کے زیر نگرانی اسمبلی سیکرٹریٹ کے کانفرنس روم میں منعقد ہو رہے ہیں، لہذا جملہ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ شناختی کارڈ ساتھ ضرور لائیں۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری کردہ انتخابی طریقہ کار سے متعلق کتابچے آپ کی سہولت کے لئے آپ کی نشستوں پر رکھ دیئے گئے ہیں، ان کو بغور مطالعہ فرمائیں تاکہ مارکنگ میں آپ کو آسانی ہو۔

اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب صوبہ سرحد کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the powers conferred by the Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Rtd) Mr. Arif Bangash, Governor of the North West Frontier Province hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of his business fixed for the day stand prorogued on 11th March, 1997 till such date as may hereinafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا۔)